

آدابِ طالبِ علم

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب ظلہم

www.sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

آدابِ طالب علم

اس میں طلباء اور طالبات کے لئے بڑے نافع اور مفید آداب
لکھے گئے ہیں جن پر عمل کرنے میں بڑی کامیابی ہے

ارشادات

حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ

ترتیب

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793

www.sukkurvi.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300- 2831960

فون : 021- 35123161 ، 021- 35032020

ای میل : lmaarif@live.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

فہرستِ مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
عرضِ مرتب	۵
آدابِ طالبِ علم	۷
بعض غلط فہمیوں کا ازالہ	۱۹
مطالعہ اور یکسوئی کی ضرورت	۲۰
تحریک وسیاست سے بچنا	۲۲
حقوقِ استاد	۲۴
طالبِ علم اور اخلاص	۲۵
گناہ کے نقصانات	۲۷
تقویٰ دین میں کامل ہونے کا نام ہے	۲۸
طالبِ علمی کے خلاف باتیں	۲۹
طالبِ علم اور بے فکری	۳۱
طالبِ علم اور اعتراض	۳۳
زیادہ اعتراض کرنے کی وجوہات	۳۳
طالب علم، بدگمانی اور بدزبانی	۳۴
طالبِ علم اور فضولیات	۳۶
طالبِ علم اور زیب وزینت	۳۷

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

- صحیح طالب علمی درویشی ہے ۴۱
- قابلِ اخراج طلباء ۴۲
- فارغ ہونے والے طلباء کے لئے نصیحتیں ۴۶
- چند غلطیاں ۵۵
- صحبتِ کاملین کی ضرورت ۵۷
- شریعت کی عزت وحفاظت ۶۲
- خلاصۂ آداب ۶۴

علم کی عظمت اور اُس کے آداب ۶۹

- حسنِ ادب ۷۰
- مشقت برداشت کرنا ۷۱

بارہ قرآنی آداب ۷۲

- حصولِ علم کے طریقے ۷۴
- غلام کا معزز بننا ۷۶
- ذلت باعثِ عزت ۷۶
- اخلاص نہایت ضروری ہے ۷۷
- حضرت امام ابوحنیفہؒ کی بلندی کا راز ۷۷
- بھلائی کی تین علامات ۷۹
- استاد کی قدر ۷۹
- استاد کے ہم رنگ ہونا ۸۰

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

عرضِ مرتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

اَمَّا بَعْدُ!

عزیزم مولوی محمد حسان سکھروی سلّمہٗ نے عربی کے ایک مضمون کا اُردو میں ترجمہ کیا تھا جس کا عنوان ہے:

علم کی عظمت اور اس کے آداب

جو کئی دینی شماروں میں شائع بھی ہوا ہے، احقر کو پسند آیا۔ جو طلباء اور طالبات کے لئے نافع اور مفید ہے۔ یہ مضمون اس رسالہ کے آخر میں آرہا ہے۔ اس وقت وہ آداب بھی احقر کے ذہن میں آئے جو حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ نے اپنی معروف کتاب ''آداب المعاشرت'' میں بیان فرمائے ہیں، وہ بھی طلباء اور طالبات کے لئے از بس مفید بلکہ ضروری ہیں، یہاں اُن کو آسان کر کے لکھا گیا ہے۔ ہر درجہ کے طلباء اور طالبات کو بار بار غور سے ان کو پڑھنا چاہئے اور اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ جو ادب اپنے اندر نہ ہو اس کو اختیار کرنا چاہئے اور اپنا جو عیب معلوم ہو اس کو دور کرنا چاہئے۔ اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا علمِ دین حاصل کرنا نہایت نافع اور مفید ہوگا۔

WWW.SUKKURVI.COM
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

اللہ پاک توفیق دیں اور اس مجموعہ کو حضورِ اقدس ﷺ کے صدقہ قبول فرمائیں۔ آمین یارب العالمین بحرمة سید المرسلین محمد وآله واصحابه اجمعین.

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ
جامعہ دارالعلوم کراچی
نظرِ اوّل
٦/ ٨/ ١٤٢٤ھ

نظرِ ثانی
١٤/ ١/ ١٤٢٥ھ

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آدابِ طالب علم

ادب ۱: ایک طالبِ علم نے کسی کے لئے بچہ ہونے کا تعویذ مانگا، اس کو بتایا گیا کہ طالبِ علم کو دوسروں کی دنیاوی ضرورتیں پیش نہ کرنی چاہئیں۔ اگر کوئی شخص اس سے ایسی کوئی فرمائش کرے تو عذر کردے کہ ہم کو اس سے معاف کرو (کہ یہ) خلافِ ادب ہے۔

ادب ۲: ایک طالبِ علم نے مدرسہ ہی سے ایک خط کپڑے کی ضرورت کا لکھوا کر دوسرے طالبِ علم کے ہاتھ بھیجا، درخواست کرنے والے کو بلا کر اس کی وجہ پوچھی گئی، اُس نے بیان کیا کہ مجھ کو کوئی کام نکل آیا تھا اس لئے دوسرے کے ہاتھ خط بھیج دیا۔ اس پر فہمائش کی گئی کہ:

☆ ... ایک تو اس میں ادب کی کمی ہے کہ باوجود ہر وقت ایک جگہ رہنے کے محض اس وجہ سے کہ ایک کام نکل آیا، خود آ کر درخواست نہیں کی، دوسرے کے ہاتھ پیغام بھیجا جو کہ برابری کے درجہ میں ہوتا ہے جو ادب کے خلاف ہے۔

☆ ... دوسرے اس میں بے رغبتی کی صورت ہے کہ بیگاری ٹال دی۔

☆ ... تیسرے اس میں دوسرے سے خدمت لینا ہے اور یہ ابھی سے بڑا بننا سیکھنا ہے اور یہ بھی کہا کہ اس بے تمیزی کی سزا یہ ہے کہ چار روز کے لئے

WWW.SUFIKURVI.COM
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

یہ درخواست واپس کرتا ہوں پھر اپنے ہاتھ سے دینا، چنانچہ چوتھے روز پھر اپنے ہاتھ سے درخواست دی اور خوشی سے لے لی گئی۔

ف اس ادب میں ہر بات بڑی اہم ہے، سمجھیں اور عمل کریں۔

ادب ۳: ایک طالبِ علم نے دوسرے طالبِ علم کے ذریعہ ایک مسئلہ دریافت کیا اور خود چھپ کر سننے کھڑا ہو گیا، اتفاقاً میں نے دیکھ لیا، پاس بلا کر دھمکا کر سمجھایا کہ چوروں کی طرح چھپ کر سننے کے کیا معنیٰ ؟ کیا کسی نے یہاں آنے سے منع کیا ہے؟ اگر شرم آتی تھی تو اپنے بھیجے ہوئے طالبِ علم سے جواب پوچھ لیتے، چھپ کر کسی کی بات سننا عیب اور گناہ کی بات ہے کیونکہ ممکن ہے کہ بولنے والا کوئی ایسی بات کرے جس کو اس چھپ کر سننے والے سے چھپا کر کرنا چاہئے۔

ادب ۴: ایک طالبِ علم بازار جانے کی اجازت لینے کے لئے آیا اور کھڑا ہو گیا، میں کسی بات میں مشغول ہو گیا، وہ میرے فارغ ہونے کے انتظار میں کھڑا رہا اور مجھ کو اس کا کھڑا ہونا تقاضے کی صورت میں بوجھ محسوس ہوا، میں نے سمجھایا کہ اس سے طبیعت تنگ ہوتی ہے، تم کو چاہئے تھا کہ جب مجھے مشغول دیکھا تھا تو بیٹھ جاتے اور جب فارغ دیکھتے گفتگو کرتے۔

ادب ۵: مجھ کو مدرسہ کی ایک کتاب کی ضرورت ہوئی جو میرے ایک دوست کے پاس امانت تھی وہ اس وقت موجود نہ تھے، میں نے اُن کے بیٹھنے کی جگہ پر اس کی تلاش کرائی، نہ ملی، خود دیکھنے اٹھا نہ ملی۔ دفعۃً کسی کی نظر پڑی کہ اسی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

جگہ ایک طالب علم صاحب وہاں ہی بیٹھے کسی کتاب پر تکرار کررہے ہیں اور بطورِ تکیہ مدرسہ کی وہ کتاب رکھی ہوئی ہے جو اُن کی کتاب کے نیچے ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتی تھی، اچانک اس کی پہچان ہوئی تب وہ ملی۔ ان طالبِ علم صاحب کو ملامت کی گئی کہ بلا اطلاع کسی کی چیز کا استعمال اوّل تو ناجائز ہے، دوسرے اس میں یہ خرابی ہے کہ تمہاری بدولت اتنی دیر تک کئی آدمی پریشان رہے، ایسی حرکتیں مت کیا کرو۔

ادب ۶: استنجاء خانہ جاتے ہوئے دیکھا کہ ایک طالبِ علم وہاں پیشاب کررہا ہے، اس کے فارغ ہونے کے انتظار میں ذرا فاصلہ سے آڑ میں کھڑا ہوگیا۔ جب زیادہ دیر ہوگئی تو سامنے ہوکر دیکھا تو وہ طالبِ علم پیشاب سے فارغ ہوکر استنجاء خشک کرنے کے لئے بھی وہیں کھڑے ہیں۔ اس پر اُن کو تنبیہ کی گئی کہ اب اس جگہ کو روکنے کی کیا ضرورت ہے، یہاں سے ہٹ کر استنجاء خشک کرنا چاہئے۔ بعضے لوگ شرم کی وجہ سے اس جگہ کے خالی ہونے کے منتظر رہتے ہیں، دوسرے کے ہوتے ہوئے آنے سے شرماتے ہیں۔

ادب ۷: ایک طالبِ علم مثلاً زید نے مجھ سے اجازت چاہی کہ فلاں طالبِ علم مثلاً عمرو کے ساتھ شام جنگل چلا جایا کروں اور اس طالب علم یعنی عمرو کے ساتھ ایک اور طالب علم کم عمر مثلاً بکر پہلے باجازتِ استاذ جایا کرتا تھا اور زید کا اجتماع بکر کے ساتھ ہم لوگوں کے نزدیک خلافِ مصلحت تھا۔ تو زید کے ذمہ لازم تھا کہ اس کی اجازت مانگنے کے وقت یہ بھی ظاہر کرتا کہ اس

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کے ساتھ بکر بھی جاتا ہے تاکہ پورے واقعہ پر نظر کر کے رائے قائم کی جاتی، مگر نہیں معلوم قصداً یا لاپرواہی سے اس بات کو پوشیدہ رکھا۔ اگر مجھ کو کوئی احتمال نہ ہوتا تو صرف مضمونِ درخواست میں کسی مانع کے نہ ہونے سے میں ضرور اجازت دیتا اور یہ بہت بڑا دھوکہ ہوتا مگر اتفاق سے مجھ کو یہ بات معلوم تھی اس لئے مجھ کو یاد آ گیا اور پوچھا کہ عمرو کے ساتھ کوئی اور بھی جاتا ہے؟ کہا کہ بکر جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر تم نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ دھوکہ دینا چاہتے تھے؟ اور میں نے اس کو کوتاہی پر سخت ملامت کی اور سمجھایا کہ خبردار! جس کو اپنا بڑا یا خیر خواہ سمجھتے ہو اُس کے ساتھ ایسا معاملہ ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

ادب ۸: ایک طالبِ علم سے ایک ملازم کی نسبت (یعنی اس کے متعلق) دریافت کیا کہ کیا کر رہا ہے؟ اُس نے کہا کہ سو رہا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی کوٹھڑی میں جاگتا تھا۔ اس پر اس طالبِ علم کو تنبیہ کی کہ اوّل تو محض اندازہ سے ایک بات کو واقعی سمجھنا یہ غلطی ہے، اگر خود اس کو غیر واقعی سمجھتے تھے تو جس کو بتانا ہے اس پر اس کے اندازاً ہونے کو ظاہر کرنا چاہئے تھا۔ یوں کہتے کہ شاید سو رہے ہوں اور یہ بھی کم درجہ میں کہا جاتا ہے۔ ورنہ اصل جواب تو یہ ہے کہ معلوم نہیں دیکھ کر بتلاؤں گا پھر تحقیق کر کے صحیح جواب دیتے۔ دوسرے اس میں یہ خرابی ہے کہ اگر مجھ کو اس کا جاگنا بعد میں معلوم نہ ہوتا اور اسی خیال میں رہتا کہ وہ سوتا ہے تو بعض اوقات بلکہ مجھ کو تو بہت اوقات ایسے موقع پر یہی خیال ہوتا ہے کہ سوتے آدمی کو جگانا اور

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بے آرام کرنا بغیر ضرورت کے بے رحمی ہے اور اسی خیال سے نہ جگاتا اور ممکن ہے کہ اس وقت اس سے کسی ضروری کام میں حرج ہو جاتا گو وہ ضرورت شدت کے درجہ تک نہ ہوتی مگر اس حرج کو اس لئے گوارا کر لیا جاتا کہ سوتے کو جگانا اس سے زیادہ ناگوار تھا پھر جب بعد میں معلوم ہوتا کہ وہ سوتا نہ تھا اب اس حرج کی ناگواری کا اثر قلب پر ہوتا اور اس بتانے والے پر غصہ آتا تو یہ تمام پریشانیاں اس بناء پر ہوئیں کہ بلا تحقیق ایک بات کہہ دی تھی۔ اس کی ہمیشہ احتیاط رکھنی چاہئے۔

ادب ۹: اگر کوئی اپنا بڑا جیسے استاد یا پیر یا ماں باپ کوئی کام بتلائیں تو اس کو پورا کر کے ضرور اطلاع دینا چاہئے، اکثر اوقات وہ انتظار میں رہتا ہے۔

ادب ۱۰: بات کو اچھی طرح توجہ سے سننا چاہئے اور اگر کچھ شبہ رہے تو بتانے والے سے فوراً دوبارہ اچھی طرح دریافت کرنا چاہئے، بے سمجھے محض اندازہ سے عمل نہ کرے۔ بعض اوقات غلط فہمی کے ساتھ عمل کرنے سے بتانے والے کو اذیت ہوتی ہے۔

ادب ۱۱: جب اپنے سے بڑے کے ساتھ ہوں تو بغیر اس کی اجازت کے مستقل کوئی کام نہ کرنا چاہئے۔

ادب ۱۲: استاذ جس ترتیب سے پڑھائے اور تقریر کرے اس کے تابع رہنا چاہئے۔ استاذ کی تقریر کو نہایت غور سے سننا چاہئے، نظر الفاظ پر رکھنی چاہئے اور دھیان تقریر کی طرف، ہمہ تن متوجہ ہو کر سننا چاہئے۔

(حسن العزیز: ج ۱ ص ۲۴۵)

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب ۱۳: بعض طلباء کی عادت ہے کہ مدرّس کی تقریر کو لوٹا کر مدرّس سے پوچھتے ہیں کہ کیا اسی طرح ہے؟ (تو) اگر کوئی اشکال نہیں ہے تو آگے بڑھے فضول اعادہ نہ کیا جائے۔ (حسن العزیز: اوّل قدیم الطبع ص ۲۴۵)

ادب ۱۴: ایک طالب علم جو پانی پت سے خانقاہ میں قرآنِ پاک کی تعلیم کے لئے آیا تھا، اس سے فرمایا کہ اپنے استاذ سے اجازت لے کر آئے ہو؟ ان کو ناراض کر کے تو نہیں آئے؟ عرض کیا ان سے اجازت لے کر آیا ہوں، فرمایا اس اجازت کا خط منگوا سکتے ہو؟ کہا جی ہاں منگوا سکتا ہوں، فرمایا اچھا ان کا خط اس مضمون کا کہ ہاں یہ میری اجازت سے گئے ہیں منگوا دو، پھر فرمایا کہ استاذ کی اجازت اس لئے منگوائی ہے کہ اپنے افعال و اعمال میں آزاد نہ ہوں، جو کام کریں اپنے بڑوں سے پوچھ پوچھ کر کریں، نیز (اس لئے تاکہ) اساتذہ کی عظمت بھی قلب میں پیدا ہو۔

(انفاسِ عیسیٰ: دوم ص ۱۷)

ادب ۱۵: طالب علمی میں فرمانبردار ہو کر رہنا چاہئے (یعنی طالبِ علم کو خودرائی اور اپنی مرضی پر چلنے کی آزادی نہیں بلکہ اس کو اساتذہ کا فرمانبردار اور ان کی ہدایات کے تابع ہونا چاہئے۔) (افاضات ص ۳۲۶)

ادب ۱۶: کسی طالبِ علم نے کہا کہ بندہ کا حال بہت خراب ہے جس سے سخت پریشانی ہے، دل سخت ہو گیا ہے مثل دیہاتی کے ہے، ذرا سی بات پر غصہ آتا ہے (نیز) قلب میں گناہوں کی طرف بہت زیادہ جھکاؤ پایا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات عجیب طرح کے وساوس آتے ہیں۔ (اس پر ارشاد)

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

فرمایا کہ ذکر اللہ کرنے، نیک کام کرنے اور نیک لوگوں کی خدمت میں طویل عرصہ رہنے سے خود بخود یہ خرابیاں دور ہو جاتی ہیں، اس وقت آپ کے ذمہ صرف اتنا ہے کہ غصہ اور گناہوں کے تقاضے پر عمل نہ کریں، اس کے بعد آپ پر کوئی مواخذہ نہیں۔ (کمالاتِ اشرفیہ: قسط اوّل ص ۴۰)

ادب ۱۷: ایک طالبِ علم جنہوں نے ڈاک لانے اور لے جانے کی خدمت اپنے ذمہ لے رکھی تھی اُن کی غلطی سے ایک خط ڈاک میں بیرنگ چلا گیا۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ ابھی ڈاک روانہ نہیں ہوئی ہوگی میں پوسٹ ماسٹر سے کہہ کر وہ خط نکلوالوں اور ٹکٹ لگادوں؟ فرمایا کہ اس کا احسان ہوگا۔ عرض کیا کہ یہ کیا احسان ہے، ہمارا خط ہے، ہم واپس لیتے ہیں، کسی کی چوری نہیں کرتے۔ فرمایا حسب قواعدِ ڈاکخانہ ایک روپیہ کا اسٹامپ لگنا چاہئے جو کہ وہ تمہاری یا میری خاطر سے بلا اسٹامپ دیدیگا، تو گویا ایک روپیہ کا احسان کرے گا اور سرکاری نقصان کرے گا جو اس کو جائز نہیں۔ یاد رکھو کہ اگر کوئی تمہاری ایک چیز بالشت بھر سے بھی اٹھا کر دیدے تو اس کو بھی احسان سمجھو، ہمیشہ اس کو یاد رکھو۔ حتی الامکان کسی کا احسان نہ لو اور اگر کوئی چھوٹے سے چھوٹا بھی احسان کرے تو اس کو احسان سمجھو۔ آج کل اس سے بہت غفلت ہے۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ دل سے اس کے شکر گزار رہو، نہ صرف زبان سے، بلکہ زبان اور دل دونوں سے کیونکہ دل اور زبان کا موافق نہ ہونا نفاق ہے۔ یعنی زبان سے تو شکریہ ادا ہو لیکن دل سے اس کا شکر گزار نہ ہو۔ یہ

www.stukurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

نفاق ہے جس سے بچنا چاہئے تاہم حضرت والا کا یہ لفظ کہ ''آج کل اس سے بہت غفلت ہے۔'' اس کی خوب وضاحت کررہا ہے، کیونکہ آج کل شکریہ زبانی تو بہت ہے مگر شکریہ قلبی کی بہت کمی ہے۔

(مجالس الحکمۃ: ص ۲۲۷)

ادب ۱۸: طالب علموں میں جیسے غربت، مسکنت یعنی عاجزی اور انکساری وغیرہ کی شان ہونا اوروں سے زیادہ احسن ہے، ویسے ہی ان میں دوسری شان جیسے غرض پرستی، چاپلوسی وغیرہ (چالاکی، دھوکہ بازی، جعلسازی جیسی چیزوں) کا ہونا اوروں سے زیادہ قبیح اور بُرا ہے۔ (الافاضات: چہارم ص ۱۱۷)

ادب ۱۹: ایک طالبِ علم اپنے گھر سے کھانے پینے کا خرچ زیادہ منگاتے تھے اور کھانا (اتنے پیسوں میں نہیں کھاتے تھے بلکہ) کم (پیسوں) کا کھاتے تھے، اُن سے فرمایا کہ میں تمہارے والد کو اطلاع دوں گا اور یہ حرام ہے کیونکہ اس میں گھر والوں کو دھوکہ دینا ہے۔ (مقالاتِ حکمت ص ۴۰۲)

ادب ۲۰: طالب علموں کو طالب علمی کے خلاف کوئی کام کرنا بہت زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ (مقالاتِ حکمت: ص ۴۰۸) میں طالب علم سے طالب علمی کے حقوق کا مطالبہ کروں گا۔ ایک طالب علم سے فرمایا تم حقوقِ طالب علمانہ ادا نہیں کرتے تم شریکِ درس مت ہوا کرو۔

(مقالاتِ حکمت: ص ۲۳)

ادب ۲۱: اگر طالب علمی کے لئے آئے ہو تو طالبِ دین بنئے، دین کی صورت میں دنیا کو طلب نہ کیجئے (یعنی طالبِ جاہ، طالبِ مال نہ بنئے)۔

(مجالسِ الحکمۃ: ص ۱۷۸)

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب ۲۲: بہت سی کتابیں پڑھ لینے کا نام دین نہیں ہے، دین میں اصلاحِ عادات بھی داخل ہے اور اسی کو تہذیب بھی کہتے ہیں۔ اپنے افعال، حرکات، سکنات، معاملات اور بول چال سب کا نگراں رہنا چاہئے۔

(مجالس الحکمۃ: ص ۲۵۸)

ادب ۲۳: ظاہری اور باطنی اعمال کی اصلاح ہر حال میں فرض ہے اور طالب علمی کی حالت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ (انفاس عیسیٰ: اوّل ص ۶۶) طالب علموں کو طالب علمی کے زمانہ میں گو زیادہ ذکر و شغل نہیں کرنا چاہئے مگر اخلاق و اعمال کی اصلاح فرض ہے۔ (الکلام الحسن ص ۹۵)

ادب ۲۴: طالبِ علم اور طالبِ حق کے لئے لوگوں سے میل جول اور غیر ضروری فضول تعلقات زہرِ قاتل ہیں، ان سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظاتِ خبرت: ج ۳ ص ۱۶)

ادب ۲۵: دو چیزیں طالب کے لئے ڈاکو اور زہر قاتل ہیں، ایک اپنی غلطی کی تاویل اور دوسرے اپنے استاذ پر اعتراض۔ اس لئے ان دونوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے، بلا تاویل اپنی غلطی ماننی چاہئے اور کبھی استاذ پر اعتراض نہ کرنا چاہئے۔ (الافادات: ج ۶ ص ۱۸۸)

ادب ۲۶: میں نے بہت دفعہ طلباء سے اور عام طور سے لوگوں سے کہا ہے کہ دو باتوں پر پکے ہو جاؤ۔ میں ذمہ لیتا ہوں وصول الی اللہ کا یعنی اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم ہونے کا۔ ایک گناہ سے بچنا، دوسرے کم بولنا اور تھوڑی دیر خلوت اور تنہائی میں رہ کر یادِ الٰہی کرنا۔ (مجالس الحکمۃ: ص ۵۷)

ادب ۲۷: طالب علموں میں دو مرض عام ہیں۔ جاہ یعنی بڑائی چاہنا اور شہوت۔ ان

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

سے بہت کم طلباء خالی ہیں اور یہی دونوں چیزیں دین کو برباد کرنے والی ہیں۔ (حسن العزیز: ج۳ص۴۵۸)

ادب ۲۸: جو شخص ''محض رسمی طور پر'' طالب علمی کے ارادہ سے یہاں پر رہتا ہے (حقیقی طالب علمی جس کے لئے اپنی اصلاح و درستی لازم ہے وہ مقصود نہیں تو) اس کی اصلاحِ اخلاق نہیں ہوسکتی (چونکہ اصلاح کا ارادہ ہی نہیں اور ارادہ مقصود کے حاصل ہونے کا بڑا ذریعہ ہے۔

(مکتوباتِ خبرت: ۱۳ص۱۷)

ادب ۲۹: بعض لوگ مسجد کا پنکھا (اور لوٹا وغیرہ) کمرہ میں لے جاتے ہیں اور خیال کرلیتے ہیں کہ کیا چیز ہے ذرا سا پنکھا (یا لوٹا) ہی تو ہے۔ اس کو معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بڑی بات ہے۔ یہ حرکت طالب علموں میں بہت ہے، بتلاؤ ایسے پڑھنے سے کیا فائدہ؟ دلوں سے دین کی وقعت اور عظمت جاتی رہی جو شعبہ ہے کفر کا، جب دینی مدارس میں رہ کر اور پڑھ کر بھی دین پیدا نہ ہو تو ایسے پڑھنے سے کیا فائدہ ہے؟ سوائے گمراہی پھیلانے کے اور کیا نتیجہ ہوگا؟ (الافاضات: ج۶ص۲۱۷)

ادب ۳۰: طالب علم کو اپنی اصلاح کے لئے اتنا کرنا چاہئے کہ بیعت سے پہلے بھی اور بعد میں بھی گناہوں سے اجتناب رکھے اور گناہوں کے متعلق اگر طبیعت کا میلان وغیرہ ہو تو اطلاع کرتے رہیں اور ضروری اعمال کرتے رہیں۔

(حسن العزیز: ج۱ص۳۷۹)

ادب ۳۱: پہلے طلباء کو دنیا کی ہوس نہ تھی۔ طلباء سب صوفی ہوتے تھے اور واقعی اور حقیقی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بات یہی ہے کہ علم دین مولانا اور مقتدا ہونے کے لحاظ سے ہر شخص کے مناسب نہیں ہے۔ صرف اس شخص کو لائق ہے جس میں حبِ دنیا نہ ہو اور دین کی محبت ہو، ورنہ اگر ایسا نہ ہو بلکہ دنیا کی ہوس اور محبت ہو، دین کی عظمت اور محبت نہ ہو تو مولویت کا علم، اُلٹا نقصان دہ ہے۔

ادب ۳۲: میں قسمیہ کہتا ہوں کہ یہ ''حبِّ دنیا'' یعنی مال اور عزت کی محبت بہت بُری چیز ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے دینی حقیقتیں نظر نہیں آسکتیں۔ دیکھئے بنی اسرائیل کے عالموں کو ہمارے حضور ﷺ کے نبی ہونے کا پورا علم تھا لیکن چونکہ ان کو دنیا کی محبت تھی اس لئے ایمان نہ لاتے تھے، جانتے تھے، مگر مانتے نہ تھے۔ قرآن شریف میں ان کی نسبت ارشاد ہے: يَعْرِفُوْنَه كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبنَائَهُمْ (سورۃ البقرۃ) جیسے بیٹے کی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں، کچھ تأمل کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ اسی طرح حضور ﷺ کی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ نبی ہیں، پس بنی اسرائیل کے عالموں کو حضور ﷺ کے نبی ہونے کا اتنا تو علم تھا لیکن باوجود اتنے علم کے اُن کو حقیقت نظر نہ آتی تھی کیونکہ دنیا کی محبت کا پردہ اُن کی ''باطنی'' آنکھوں پر پڑا ہوا تھا اور جب حقیقت معلوم نہیں ہوتی تو دل میں وقعت اور عظمت نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے شخص کی حالت پر نہایت افسوس ہے جو قرآن وحدیث پڑھ کر جاہ ومال کی محبت رکھے، اس نے اس کی تعلیمات پر نظر ہی نہیں کی۔ غرض دنیا طلبی اہلِ علم کی شان کے بالکل خلاف ہے۔

WWW.SUNNATKUTUB.COM
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب ۳۳: ہمارے بعض طالب علموں کا خیال ہے کہ ابھی تو ہم پڑھ رہے ہیں جب پڑھ لیں گے اس وقت عمل کریں گے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ جس گناہ کو تم آج نہیں چھوڑ سکتے اور جس اطاعت کو اس وقت اختیار نہیں کر سکتے اور نفس پر تم کو قابو نہیں (چونکہ آزاد چھوڑ رکھا ہے اس کو قابو میں کرنا نہیں چاہتے) تو کل بطریقِ اولیٰ تم سے عمل نہ ہو سکے گا بلکہ آج عمل کرنا آسان ہے، جس قدر مدت گزرے گی نفس کے اندر اخلاقِ رذیلہ گہرے اور پختہ ہوں گے، عوام الناس کو جس قدر شکایتیں اور الزام وغیرہ علماء پر ہیں وہ اسی بدعملی کی وجہ سے ہیں اور عمل سے میری مراد نماز، روزہ اور بہت سے نوافل نہیں، وہ تو بفضلہ تعالیٰ آپ کرتے ہی ہیں اس لئے ان سے بحث نہیں، بلکہ میرا روئے سخن اکثر اخلاق کے متعلق ہے۔ تکبر، حسد، غیبت اور قلب ونگاہ کے تمام گناہ چھوڑ دو اور ان کے علاج کی فکر کرو اور خاص طور پر وہ باتیں جو احوال کے متعلق ہیں، مثلاً خدا تعالیٰ سے خشیت اور محبت، دین کی محبت اور جن سے نفع تم کو پہنچ رہا ہے ان کی اطاعت اور خدمت اختیار کرو اور بالخصوص حرص اور طمع کے پاس بھی نہ جاؤ۔ اس سے دنیاداروں کی نظر میں آپ لوگوں کی بڑی سبکی ہوتی ہے اس لئے جہاں ادنیٰ احتمال بھی اس کا ہو ہرگز وہاں نہ جاؤ اور نہ وہ فعل اختیار کرو اگرچہ تم تنگی کی حالت میں ہو، بالکل مستغنی رہو۔ (الافاضات: ج۳ ص۵۲، ۵۳)

ادب ۳۴: حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ ہے کہ ایک طالب علم آپ کا مہمان ہوا۔ رات کو سونے کے وقت آپ نے اس کے پاس لوٹے میں پانی

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بھر کر رکھ دیا۔ صبح کو جب آپ وہاں تشریف لائے تو دیکھا کہ لوٹے میں پانی اسی طرح رکھا ہے تب آپ نے اس مہمان طالب علم سے فرمایا کہ میں نے لوٹے میں پانی بھر کر اس لئے رکھ دیا تھا کہ تم تہجد کے لئے اٹھو گے، تم کو وضو کے لئے پانی تلاش کرنے کی دقت نہ ہو، مگر میں نے دیکھا کہ پانی اسی طرح رکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے تم تہجد کے پابند نہیں، بہت افسوس کی بات ہے، طالب علموں کو اس کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے اگر طلباء اور علماء ہی پابند نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا؟

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

ادب ۳۵: بعض طلباء یہ خیال کرتے ہیں کہ ابھی تو ہمارا زمانہ علم حاصل کرنے کا ہے، اس زمانہ میں عمل کی کچھ ضرورت نہیں۔ فراغت کے بعد کرلیں گے۔ یہ سراسر شیطانی دھوکہ ہے۔ قرآن وسنت کی تصریحات نے طلباء اور علماء میں احکام کے لازم وواجب ہونے میں کہیں فرق نہیں کیا، پھر اس خیال کی گنجائش کب ہوسکتی ہے؟ (حقوق العلم۔ ص:۳۳)

ادب ۳۶: اہلِ علم اس بلاء میں مبتلا ہیں کہ اصلاح کی فکر نہیں جس کی وجہ سے علم کی جگہ جہالت ہوگئی، بزرگی کی جگہ فسق وفجور ہوگیا۔ مدارس میں جا کر دیکھ لو کہ طالب علم اور اساتذہ کا کیا رنگ ہے نہ حدود ہیں نہ انسانیت اور نہ آدمیت ہے۔ کہتے ہیں کہ مولوی ہو کر سب درست ہوجائیں گے۔ ارے نادانو! یوں کہو اور بگڑ جائیں گے۔ اس وقت (طالب علمی میں) تو دوسروں کے ماتحت ہیں، جب ابھی ٹھیک نہ ہوئے تو آئندہ خود مختار ہو کر

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کیا امید ہے، اُس وقت تو کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکے گا کہ مولانا آپ سے یہ کوتاہی ہوئی یا آپ نے اس مسئلہ کے خلاف کیا۔ درست ہونے کا تو یہ طالب علمی کا ہی وقت ہے۔ (الافاضات۔ج۴ص۲۴)

ادب۳۷: صرف وہ علم مقصود ہے جس کا تعلق ان اعمال سے ہو جن سے بندہ کو اللہ تعالیٰ کی قربت اور نزدیکی حاصل ہو۔

ادب۳۸: علم سیکھنے اور سکھانے کا مقصود یہی ہے کہ آدمی خدا کا ہو جائے۔

ادب۳۹: ایسا علم بھی جہالت ہی ہے جس سے انسان کو اپنے خالق اور مالک سے دوری ہو جائے۔

ادب۴۰: حقیقی علم وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور وہ بغیر عمل کے نہیں ہو سکتی، لہٰذا علم بغیر عمل کے جہالت کے مثل ہے۔

ادب۴۱: علم ایک نور ہے (جو دل میں ہوتا ہے) اور قلب کے اندر اس نور کے پیدا ہونے سے ظلمت دور ہوتی ہے۔ کونسی ظلمت؟ سستی کی ظلمت، کینہ کی ظلمت، حسد کی ظلمت، کبر کی ظلمت، غصہ کی ظلمت، معصیت کی ظلمت وغیرہ وغیرہ اور اس کے اندر نشاط تازگی، شگفتگی اور فرحت پیدا ہو جاتی ہے۔ (اشرف المسائل۔ص۱۲۳)

مطالعہ اور یکسوئی کی ضرورت

ادب۴۲: علوم کے لئے یکسوئی اور خیال کے ایک جگہ رہنے کی ضرورت ہے اور یہ گوشۂ تنہائی میں زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

ادب۴۳: طالب علمی کے زمانہ میں کسی دوسری طرف متوجہ ہونا تعلیم کو برباد کرنا ہے،

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

طالب علم کے لئے جمعیتِ قلب اور یکسوئی ضروری چیز ہے۔ اس کے برباد ہونے سے تعلیم برباد ہو جاتی ہے۔

میں نے زمانۂ طالب علمی میں حضرت مولانا گنگوہیؒ سے بیعت ہونے کی درخواست کی تھی۔ اس پر حضرت نے فرمایا تھا کہ جب تک کتابیں ختم نہ ہو جائیں اس خیال کو شیطانی خیال سمجھنا۔ واقعی یہ حضرات بڑے حکیم ہیں کیسی عجیب بات فرمائی، ایک وقت میں قلب دو طرف متوجہ نہیں ہو سکتا، اس لئے ضروری کو غیر ضروری پر ترجیح دینا چاہئے اور طالب علمی ضروری ہے، بیعت ضروری نہیں۔ اس وقت اس طرف متوجہ ہونے سے نہ تعلیم ہی ہوگی اور نہ یہی ہوگا۔ اس لئے کہ طالب علمی کے زمانہ میں اگر شیخ نے ذکر و شغل کی تعلیم کی تو اس طرف مشغول ہونا بھی ضروری ہوگا اور طالب علمی میں بھی یکسوئی اور جمعیتِ قلب کی ضرورت ہے پس اس میں دو متضاد چیزوں کا جمع کرنا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ذکر و شغل کا نفع نہ ہوگا اور پھر مایوسی ہوگی اور شیخ سے بیٹھے بٹھائے بدگمانی پیدا ہوگی، سو اچھا خاصا خلجان مول لینا ہے، یہ تو تعلیم سے فراغت کے بعد ہی مناسب ہے اور اگر شیخ سے کچھ تعلیم حاصل نہ کی تو بیعت کا کچھ فائدہ نہ ہوگا البتہ اصلاحِ اخلاق طالب علمی میں بھی ضروری ہے، سو اس کے لئے بیعت شرط نہیں اور اس میں کچھ وقت بھی صَرف نہیں ہوتا جس سے طالب علمی کے شغل میں مزاحمت ہو۔

ادب ۴۴: طلباء کے لئے محض کتب بینی کافی نہیں بلکہ فکر کے ساتھ ساتھ مطالعہ کی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

سخت ضرورت ہے اور فکر مطالعہ، لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے کے ساتھ نہیں ہوسکتا، اس کے لئے یکسوئی اور تنہائی کی ضرورت ہے۔ جو لوگ ہر وقت لوگوں سے رابطہ میں رہتے اور باتیں ہی بناتے رہتے ہیں ان کا قلب (انوار سے) خالی ہو جاتا ہے اور قلب کا خالی ہو جانا بہت ہی بُرا ہے۔

ادب ۴۵: مطالعہ کی برکت سے استعداد اور فہم پیدا ہوتا ہے اور اس کی ایسی مثال ہے جیسے کپڑا رنگنے کے لئے اول اس کو دھویا جاتا ہے پھر رنگ کے مٹکے میں ڈالا جاتا ہے اور اگر پہلے دھویا نہ جائے تو کپڑے پر داغ پڑ جاتے ہیں۔

(مقالات۔ص ۹۷)

تحریک وسیاست سے بچنا

ادب ۴۶: میری رائے ہے کہ کسی تحریک میں بھی طالب علموں کو شرکت کی اجازت نہیں ہونی چاہئے، اس میں سخت مضرت ہے آئندہ کے لئے۔

(الافاضات ص ۷)

ادب ۴۷: میں متعارف انجمن بازی کے خلاف ہوں۔ خصوص مدارس دینیہ میں کیونکہ اس سے (مطلق العنانی) حریت (آزادی، خودروی، خودرائی) پیدا ہوتی ہے جو مدارس کے واسطے زہر ہو جاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسی انجمنوں میں تقریر بھی لازم ہے اور تقریر کی فکر میں درسیات کا مطالعہ نہیں کرتے، مضمون ہی تلاش کرتے رہ جاتے ہیں، تعلیم جو مقصود ہے وہ چوپٹ ہو جاتی ہے۔ (کلمۃ الحق۔ص: ۱۲۴)

ادب ۴۸: انجمن کی صورت میں اثر ہے اپنے اندر قوت کے گمان ہو جانے کا جس

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

سے روحِ طالب علمی کہ کسے را با کسے کارے نباشد ہے (جسکا حاصل یکسوئی ہے) برباد ہوجاتی ہے۔ (قندِ دیوبند۔ص:۱۸)

ادب۴۹: فکر کی سلامتی تو انجمنوں اور اخبار بینی اور حریت، آزادی، مطلق العنانی، خودرائی، خودروی کی بدولت برباد ہوچکی۔ (قندِ دیوبند۔ص:۲۱)

ادب۵۰: میں نے کبھی اپنے زیرِ اثر طلبہ کے لئے اس انجمن بنانے اور ہفتہ وار تقریر کرنے کو جائز نہیں رکھا بلکہ ہمیشہ ایسے جلسوں میں شرکت سے روکتا رہا، تقریروں میں مشغول ہونے کا ادنیٰ مفسدہ یہ ہے کہ علوم میں اشتغال کم ہوجاتا ہے۔ایک ہفتہ قبل کوئی مضمون تقریر کے لئے تجویز کردیا جاتا ہے، ہفتہ بھر اس کی تیاری میں رہتے ہیں، نہ مطالعہ ہے، نہ سبق میں حاضری کی پابندی، نہ حاضری کے وقت استاذ کی تقریر کی طرف توجہ، نہ بعد میں نظر ثانی نہ تکرار۔

ادب۵۱: ایک بار مجھ سے درخواست کی گئی کہ جمعرات کو کچھ تقریریں کیا کریں، میں نے اس صورت سے منظور کیا کہ اپنی درسی کتابوں کو ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوجاؤ اور اُن کے مضامین کی تقریر کردو، مقصود بھی حاصل ہوجائے گا اور مفاسد سے بھی محفوظ رہیں گے۔اور جو غرض ہے اس سے وہ اپنے تجربہ سے لکھتا ہوں کہ علومِ درسیہ میں استعداد راسخ ہوجانے سے بدرجۂ اکمل حاصل ہوجاتی ہے۔چنانچہ پہلے زمانہ کی سادہ تعلیم حاصل کئے ہوئے اس وقت سب کام اس وقت کے نئے لوگوں سے اچھا کررہے ہیں۔تصنیف بھی، تدریس بھی، تقریر بھی اور مناظرہ بھی۔

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

حقوقِ اُستاد

(۱) ... اس کے پاس مسواک کر کے صاف کپڑے پہن کر جائیں۔

(۲) ... ادب کے ساتھ پیش آئیں۔

(۳) ... احترام و تعظیم سے اس پر نظر کریں۔

(۴) ... جو بتلائے اس کو خوب توجہ سے سنیں۔

(۵) ... اس کو خوب یاد رکھیں۔

(۶) ... جو بات سمجھ میں نہ آوے اپنا قصور سمجھیں۔

(۷) ... اس کے روبرو کسی اور کا قولِ مخالف ذکر نہ کریں۔

(۸) ... اگر کوئی استاد کو بُرا کہے حتی الوسع اس کا دفاع کریں ورنہ وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوں۔

(۹) ... جب حلقہ کے قریب پہنچیں سب حاضرین کو سلام کریں پھر اُستاد کو بالخصوص سلام کریں، لیکن اگر وہ تقریر وغیرہ میں مشغول ہو تو اس وقت سلام نہ کریں۔

(۱۰) ... اُستاد کے روبرو نہ ہنسیں نہ بہت باتیں کریں۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، نہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوں، بالکل استاد کی طرف متوجہ رہیں۔

(۱۱) ... اُستاد کی بدخلقی کا سہار کریں، یعنی برداشت کریں۔

(۱۲) ... اس کی تندخوئی سے اس کے پاس جانا نہ چھوڑیں، نہ اس کے کمال سے بداعتقاد ہوں بلکہ اُس کے اقوال اور افعال کی تاویل کریں۔

(۱۳) ... جب اُستاد کسی کام میں لگا ہو یا ملول یا مغموم ہو یا بھوکا پیاسا ہو یا اونگھ رہا

WWW.SUKKURVI.COM
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ہو یا اور کوئی عذر ہو جس سے تعلیم میں شاق ہو یا حضورِ قلب سے نہ ہو ایسے وقت نہ پڑھیں۔

(۱۴) ... دوری اور عدم موجودگی کی حالت میں بھی اس کے حقوق کا خیال رکھیں۔

(۱۵) ... گاہ گاہ تحائف اور خط و کتابت سے اس کا دل خوش کرتے رہیں۔ ان کے سوا اور بہت سے ایسے عمل ہیں۔ مگر ذہین آدمی کے لئے اسی قدر لکھنا کافی ہے۔ وہ اس سے باقی حقوق کو بھی سمجھ سکتا ہے۔ (فروع الایمان)

طالب علمی اور اخلاص

ادب ۵۲: اصل چیز خلوص اور فکر ہے ان سے سب کام ٹھیک ہو جاتا ہے مگر آج کل یہی دونوں چیزیں لوگوں میں مفقود ہیں۔ (الافاضات ج ۴ ص ۵۵)

یاد رکھئے کہ احادیث و قرآن میں جہاں علم کی فضیلتیں مذکور ہیں وہاں وہی علم مراد ہے جو خلوص (اور رضائے الٰہی کی نیت) کے ساتھ ہو اور جو علم طلبِ جاہ وغیرہ کے لئے ہو یا جو دنیاوی اغراض و مصالح کا تابع ہو وہ علم مراد نہیں۔ (وعظ تعلیم العلم۔ ص ۸۵)

ادب ۵۳: ایسے بہت کم ہیں جن کی غرض محض رضائے الٰہی ہو (علم دین حاصل کرنے میں خلوص نہیں رکھتے) بلکہ اکثر کو جاہ مطلوب ہوتی ہے کیونکہ بہت لوگ علمِ دین پڑھتے ہیں مگر اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ اگر رضائے الٰہی ان کو مطلوب ہوتی تو عمل کا اہتمام ضرور ہوتا۔ (وعظ تعلیم العلم۔ ص ۳۷)

ادب ۵۴: بہت لوگ دنیا کو دین کی صورت میں حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ بہت لوگ علمِ دین حاصل کرتے ہیں جو ظاہر میں آخرت کا کام ہے، دنیا کا نہیں۔

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

مگران کی نیت جاہ ومال حاصل کرنے کی ہوتی ہے اس لئے ایسے علم کو دنیا ہی کہا جائے گا۔ دین کا کام خاص وہ علم ہے جس میں اخلاص ہو جس کی آج کل بہت ہی کمی ہے۔ (وعظ ترجیح الآخرۃ)

ادب ۵۵: صدق وخلوص بڑی چیز ہیں، بغیر ان کے کام چلنا یا بننا مشکل ہی سے ہوتا ہے۔ اگر خلوص ہو تو بڑے سے بڑا کام اور سخت سے سخت کام سہل بن جاتا ہے۔ (انفاس عیسیٰ۔ ج ۲ ص ۲۱)

ادب ۵۶: جس کام میں نفس کو لذت ہو سمجھ لو کہ وہ اخلاص سے خالی ہے اور بجائے ثواب کے اس میں گناہ کا اندیشہ ہے۔ اس کا علاج مجاہدہ ہے کہ نفس کے تقاضوں کی مخالفت کی جائے۔ (انفاس عیسیٰ ص ۲۳۸)

ادب ۵۷: سب سے بڑی بات جس سے برکت بڑھتی ہے یہ ہے کہ کام میں خلوص ہو یعنی جو کام ہم کریں یہ نیت ہو کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں، پھر برکت ہی برکت ہے اور کام میں جو بے برکتی ہوتی ہے وہ نیت کی خرابی اور خلوص نہ ہونے کے سبب ہوتی ہے۔ (الافاضات ج ۳ ص ۲۳۵)

ادب ۵۸: جو علمِ دین حاصل کر رہے ہیں اُن کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں کہ ہم کو جہالت کی بیماری سے شفا حاصل کرنے کے ارادہ سے علم حاصل کرنا چاہئے۔ اگر اس نیت سے پڑھتا کہ جہالت کی بیماری دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے علم حاصل کرنا فرض کر دیا ہے اور میں اس فرض کو ادا کر رہا ہوں تو اور زیادہ اہتمام کرتا۔ بخلاف اس شخص کے جو بڑا عالم اور پیشوا وغیرہ بننے کے لئے پڑھتا ہے اس کو علم کا اتنا اہتمام نہ ہوگا۔

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

گناہ کے نقصانات

(۱) ... معصیت کمبخت نہایت ہی بُری اور مہلک چیز ہے۔ اس سے اجتناب کی سخت ضرورت ہے۔ وہ وقت اور وہ گھڑی بندہ کے واسطے نہایت ہی ناپسندیدہ اور منحوس ہے جس میں یہ اپنے خدا کا نافرمان ہوتا ہے۔ اگر احساس ہو تو فوراً معصیت کرنے کے بعد قلب پر ظلمت محسوس ہوتی ہے۔

(۲) ... بعض نافرمانی کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے عمل کی توفیق سلب کرلی جاتی ہے۔

(۳) ... معصیت میں ایک اور خاصیت بھی ہے کہ اس کی وجہ سے اُس کے ماتحت اُس کی نافرمانی کرنے لگتے ہیں۔ ایک بزرگ گھوڑے پر سوار ہوئے، وہ شوخی کرنے لگا۔ فرمایا آج ہم سے کوئی گناہ ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ ہماری نافرمانی کرتا ہے۔

(۴) ... ایک خاصیت سب سے سخت ہے وہ یہ کہ کبھی بے فکری اور بے خیالی سے صغیرہ سے کبیرہ گناہ صادر ہوجاتا ہے اور وہ سببِ کفر ہوجاتا ہے، اس لئے انسان کبھی گناہ کر کے بے فکر نہ ہو، توبہ واستغفار کرتا رہے۔

(الافاضات۔ ج۴ص۷۵۴)

(۵) ... ہر نیک عمل میں خاصیت مغفرت کی ہے اسی طرح ہر گناہ میں خاصیت عذاب کی ہے، گناہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ (ملفوظات ومکتوبات اشرفیہ۔ص۲۵۲)

(۶) ... معاصی میں خاصیت ہے قلب کو مسخ کردینے کی۔ (الکاف:ص۸)

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

تقویٰ دین میں کامل ہونے کا نام ہے

ادب ۵۹: دین میں کامل ہونے کا نام تقویٰ ہے۔اس کا طلبہ کو بالکل اہتمام نہیں اور اس میں وہ بے حد کوتاہیاں کرتے ہیں۔''منجملہ اُن کے''۔

☆ ... ایک کوتاہی طلباء میں یہ ہے کہ بے ریش لڑکوں کی طرف نظر کرنے اور اُن کے ساتھ ملنے جلنے سے نہیں بچتے حالانکہ یہ تقویٰ کے لئے سمِ قاتل (زہر قاتل) ہے۔آخرت کا مواخذہ تو شدید ہے ہی، اس سے دنیا میں بھی اہل علم کی سخت بدنامی ہوتی ہے۔اس لئے علمِ دین پڑھنے والوں کو اس بارے میں سخت احتیاط کرنا چاہئے۔

☆ ... ایک کوتاہی یہ ہے کہ طلباء میں استادوں کا ادب نہیں ہے اور جن استادوں کا ادب کرتے بھی ہیں وہ استادی کی وجہ سے نہیں کرتے بلکہ بزرگی اور شہرت کی وجہ سے ہے۔اگر استادی کا ادب ہو تو جو استاد مشہور بزرگ اور مقتدا نہیں ہیں ان کا بھی ادب کیا جاتا کیونکہ استادی کا حق تو ان کو بھی حاصل ہے۔

اسی طرح اور بہت سی کوتاہیاں ہیں۔ان کی کوتاہیوں کی تفصیل میں کہاں تک بیان کروں اور کس کس کو بتاؤں؟ ذرا کوئی شخص دو ہفتے کسی محقق کے پاس رہے اور اس سے اپنی اصلاح کی درخواست کرے اور وہ محقق ایسا ہو جو بے تکلف روک ٹوک اور اصلاح کرتا ہو تب ان کو اپنی کوتاہیوں کی حقیقت معلوم ہوگی۔ (کوثر۔ص ۲۷)

ادب ۶۰: بہر حال استادوں کا ادب بھی تقویٰ میں داخل ہے جو اس میں کوتاہی کرے

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

گا وہ متقی نہ ہوگا اور اس میں کوتاہی کا بڑا سبب یہی ہے کہ طلباء کو تقویٰ کا اہتمام نہیں۔ (ص:۳۰)

ادب ۶۱: ہم نے نافرمانیوں کی فہرست چونکہ بہت مختصر بنا رکھی ہے۔ چوری، زنا، غصب، قتلِ ناحق اور شراب پینے وغیرہ کو محض (ظاہری گناہ کو) گناہ سمجھتے ہیں، حالانکہ (ظاہری گناہوں کی طرح باطنی گناہ بھی ہوتے ہیں چنانچہ) گناہ ہاتھ سے بھی ہوتا ہے، پاؤں سے بھی ہوتا ہے، آنکھ سے بھی ہوتا ہے (زبان سے بھی ہوتا ہے) اور سب سے زیادہ یہ کہ قلب ہمارا بہت گندہ ہے۔ قلب میں حسد، تکبر، حرص، حبِ مال، حبِ جاہ، کینہ بھرا ہوا ہے۔ نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور قلب میں یہ بلائیں بھری ہوئی ہیں۔ (الشکر۔ص:۱۳)

ادب ۶۲: اصلاحِ قلب کو لوگوں نے بالکل ہی پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں ہے۔ حالانکہ مدارِ اصلاح قلب ہے۔

(شرف المکالمہ۔ص ۱۳۱۲)

ادب ۶۳: منجملہ گناہوں کے ایک بحث و مباحثہ بھی ہے یعنی اپنی بات غالب کرنے کے لئے گو وہ حق بھی نہ ہو، یہ مرض آج کل اہلِ علم میں بہت ہے کہ ایک دفعہ زبان سے کوئی بات نکل جائے تو پھر اس کی پچ ہو جاتی ہے اور مناظرہ مباحثہ کی نوبت آتی ہے۔ (مظاہر الاقوال۔ص ۳۴)

طالب علمی کے خلاف باتیں

ادب ۶۴: طالب علم کہلانے والوں میں ایک قسم کے لوگ وہ بھی ہیں جو یوں چاہتے

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ہیں کہ ہم کو کچھ کرنا بھی نہ پڑے اور عالم ہوجائیں۔ اس کی ترکیب انہوں نے یہ نکالی کہ مدرسہ میں داخل ہوکر کسی جماعت میں شریک ہوگئے پھر دس بارہ دن یا کم وبیش غائب ہوگئے۔ نہ مطالعہ ہے نہ تکرار ہے نہ سبق کے وقت توجہ ہے، بس جماعت نے کتاب ختم کرلی تو ان کی بھی کتاب ختم شمار ہوگئی، درسیات سے فارغ ہوگئے۔ تو یاد رکھو" یہ کوئی طالب علمی نہیں، اس طرح علم نہیں آیا کرتا"۔ (واعظ حسنہ۔ص ۳۱)

ادب ۶۵: یہ بھی ایک مرض ہوگیا ہے کہ طلباء کتابوں کے ختم کرنے کو اصل کام سمجھتے ہیں اگرچہ سماعت ہی سے ہو اور کتاب کی عبارت ایک دن بھی نہ پڑھنا پڑے اور اب تو بعضوں کی یہ حالت سنی ہے کہ سبق میں شریک بھی ہیں مگر اس کی خبر نہیں کہ سبق کہاں ہورہا ہے اور کس مسئلہ کی تقریر ہورہی ہے۔

(اتباع المنیب۔ص ۲۱)

ادب ۶۶: مدارس میں ایسے طلباء موجود ہیں جو برائے نام اسباق میں آجاتے ہیں مگر اندرونی طور پر عالم فاضل وغیرہ کے کورس سے دلچسپی رکھتے ہیں تاکہ سرکاری نوکری مل سکے اس لئے ان امتحانات کے لئے تیار ہورہے ہیں، بھلا یہ لوگ طالب علم کہلانے کے مستحق ہیں؟ ہرگز نہیں!

(قند دیوبند بتصرف: ص ۱۹)

ادب ۶۷: ایک طالب علم نے مدرسہ کانپور میں دوسرے طالب علم کی کتابیں کپڑے چوری کرکے نکال لئے اور پولیس میں اطلاع کردی تو سب انسپکٹر آپہنچے اور مجھ سے کہنے لگے کہ طالب علم بھی چوری کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہرگز

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

نہیں۔ کہنے لگے یہاں تو مشاہدہ ہے، میں نے کہا مشاہدہ تو صحیح ہے لیکن حقیقت اس کی آپ نہیں سمجھتے۔ کہنے لگے وہ کیا؟ میں نے کہا حقیقت اس کی یہ ہے کہ چور بھی کبھی طالب علمی کرنے لگتے ہیں، حاصل یہ ہوا کہ جو اصل میں طالب علم ہوگا وہ چوری نہیں کرے گا، البتہ چور طالب علم بن سکتا ہے تاکہ مدرسہ میں چوری آسانی سے کرسکے۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ طالب علم چوری کرنے لگے۔

ادب ۶۸: میں ایک طالب علم ہوں، سیدھا اور سچا دیہاتی مسلمان ہوں۔ مجھ سے ایسی باتیں نہیں ہوسکتیں، جھوٹ نہیں بولا جاتا، دھوکہ نہیں دیا جاتا (اس سے صاف ظاہر فرمادیا کہ جھوٹ بولنا، دھوکہ اور فریب دینا طالب علمی کے خلاف ہے)

طالب علم اور بے فکری

ادب ۶۹: جو لکھے پڑھے ہیں ان کی بھی یہ حالت ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا، جو قلم میں آیا لکھ دیا، اس سے کوئی بحث نہیں کہ دوسرے کو اس سے تکلیف ہوئی، اس کی فکر ہی نہیں کہ اپنے سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، جو جی میں آیا کرلیا، جو منہ میں آیا بک دیا، جو قلم میں آیا لکھ دیا۔ فکر اور غور کا نام نہیں (اس طرح رہتے ہیں) جیسے سانڈ آزاد ہوتے ہیں، بس یہ حالت ہے آزادی اور بے فکری کی۔ (الافاضات۔ ج۴ ص۱۷۵)

ادب ۷۰: بے فکری اور بے پرواہی کے ساتھ طالب علمی گزارنے پر فرمایا: چاہئے تو

www.Sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

یہ تھا کہ اساتذہ کے پاس سے (صحیح) آدمی ہوکر نکلتے مگر جانور ہوکر نکلتے ہیں۔ یہ تو میں نہیں کہوں گا کہ ان لوگوں میں فہم نہیں جس کی وجہ سے غلطیوں میں ابتلاء ہے۔ ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ فکر نہیں، توجہ نہیں اسی لئے سمجھانے پر بھی نہیں سمجھتے۔ اگر فکر اور توجہ کریں تو ان غلطیوں کا صدور نہ ہو۔ مگر اس کا قصد ہی نہیں کہ ہماری کسی بات سے کسی کام سے دوسرے کو تکلیف نہ ہو، اذیت نہ پہنچے۔ بالکل بے فکر ہیں جیسے کوئی جانور، بیل گائے ہوتے ہیں۔ سو یہ ''بے فکری بے توجہی بے پرواہی'' تو جانوروں کی سی زندگی ہوئی۔ (الافاضات ج۵ص۱۴۶)

ادب ۷۱: ''اے طالب علمو!'' اپنی اصلاح کی فکر کیجئے۔ بے فکری بہت بُری شئی ہے۔ اس سے گناہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اور گناہ کے بڑھنے سے دل بے حس ہوجاتا ہے پھر اچھے بُرے کی تمیز بھی نہیں رہتی۔ اس لئے ہر وقت اپنے نفس کی دیکھ بھال اور نگرانی میں لگا رہنا چاہئے۔ یہ نفس کمبخت ہر رنگ میں مارتا ہے حتی کہ دیندار کو دنیا میں دین کا رنگ دکھا کر مبتلا کردیتا ہے۔ بہرحال سخت ضرورت ہے نگرانی کی۔ کسی کو بھی بے فکر نہ ہونا چاہئے۔ (الافاضات ج۲ص۱۱۵)

ادب ۷۲: ہر حقیقت کے سمجھنے کے لئے توجہ اور فکر کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص اس سے کام لے تو ہر بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ ہر معاملہ میں ضرورت ہے تدبر و تفکر کی، اور بغیر فکر اور غور کے تو اکثر جائز، ناجائز کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ (الافاضات۔ ج۴ص۲۵۲)

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

طالبِ علم اور اعتراض

ادب ۳۷: اعتراض کر دینا بغیر سوچے سمجھے بغیر غور کئے ہوئے کوئی مشکل چیز نہیں۔ خصوصاً بد عقل، بد فہم، بد دین کے نزدیک تو بہت ہی آسان اور سہل چیز ہے کیونکہ اس کو کوئی چیز مانع نہیں۔ اگر کچھ مشکل ہے تو اہلِ حق، اہلِ عقل، اہلِ فہم، اہلِ دین ہی کو ہے کیونکہ ان کو آخرت کی فکر ہے۔ اس لئے وہ حدود سے گزر کر نہ کچھ کہہ سکتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں۔

(الافاضات ج ۵ ص ۱۹۵)

زیادہ اعتراض کرنے کی وجوہات

☆ ... (الف): کثرتِ اعتراض دلیل ہے قلتِ علم کی کیونکہ جس کا علم کافی ہو اس کی نظر ہر ایک کے قول اور فعل کے منشاء پر ہوتی ہے اور وہ منشاء اکثر صحیح ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے بالخصوص اکابر کے اقوال و افعال کا۔

(الافاضات۔ ص ۲۳۱)

☆ ... (ب): نیز کثرتِ اعتراض دلیل ہے قلتِ نظر کی کیونکہ جس قدر نظر وسیع ہو جاتی ہے اعتراض کم ہو جاتا ہے۔ (کمالات۔ ج ۳ ص ۷۰)

☆ ... (ج): نیز کثرتِ اعتراض دلیل ہے دوسرے کی بے عظمتی، بے وقعتی کی کیونکہ عظمت کے (دل میں) ہوتے ہوئے اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔

(الافاضات۔ ج ۶ ص ۱۳۶)

☆ ... (د): نیز کثرتِ اعتراض دلیل ہے قلتِ محبت و بے تعلقی کی کیونکہ دو چیزیں

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

اگر انسان کے اندر پیدا ہو جائیں تو کبھی شبہات (اعتراضات) پیدا نہیں ہو سکتے۔ ایک عظمت، ایک محبت۔ شبہات کا پیدا ہونا خود دلیل ہے عدمِ محبت اور عدمِ عظمت کی۔ (الافاضات۔ ج ۴ ص ۱۷)

تنبیہ: یہاں سے ان طلباء کی غلطی ثابت و ظاہر ہو رہی ہے جو اعتراض کر دینے کو اپنی قابلیت اور ذہانت و فطانت اور کمالِ فہم و دانش سمجھتے ہیں۔ انہیں مذکورہ ارشادات مستحضر رکھنا چاہئیں۔ جن میں اچھی طرح بتلا دیا ہے کہ معترض، بد عقل، بد فہم، بد دین اور قلیل العلم، قلیل النظر، بڑوں کی وقعت و عظمت اور محبت نہ رکھنے والا اور گستاخ و متکبر ہوتا ہے۔ اور یہ ارشاد بھی خاص طور پر ہمہ وقت پیش نظر رہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قہر ہوتا ہے تو باطل چیزیں بھی حق نظر آنے لگتی ہیں اور اوہامِ باطلہ (بے بنیاد خیالات) بھی حقائق کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ (انفاسِ عیسیٰ۔ ج ۲ ص ۵۲)

طالبِ علم، بدگمانی اور بدزبانی

ادب ۷۴: ایک بات ایسی بُری ہے جو جڑ ہے تمام خرابیوں کی، وہ مرض ہے بدگمانی کا، پھر اس سے بدزبانی پیدا ہوتی ہے اور بزرگوں کی شان میں بدزبانی کرنا یا ان کی طرف سے بدگمانی کرنا نہایت خطرناک چیز ہے۔ بدگمانی سے بچنا فرض ہے۔ (الافاضات الیومیہ۔ ج ۵ ص ۲۳۳)

ادب ۷۵: اس (بدگمانی اور بدزبانی کرنے) کا منشاء بہت سی چیزیں ہیں اور ان سب کا منشاء کبر ہے۔ اگر (خود کو بڑا اور اچھا نہ سمجھے گا بلکہ) سب سے کمتر خود کو سمجھے گا تو جس وقت بدگمانی ہونے لگے گی فوراً اپنا عیب پیش نظر

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ہو جائے گا اور سوچے گا کہ ہم تو اس سے بھی زیادہ نالائق ہیں پھر کبھی اس (بدگمانی بدزبانی) کی نوبت نہ آئے گی۔ (حسن العزیز۔ج ا ص ۴۰۱)

ادب ۷۶: ہم لوگ نفس کے اندر غور و فکر نہیں کرتے کہ ہمارے اندر کیا کیا عیوب ہیں؟ حالانکہ شدید ضرورت ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے بلکہ غفلت اور بے فکری ترک کر کے اپنے عیوب کو سوچنا چاہئے اور اپنے عیوب دور کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔ (شکر السوانح۔ص ۱۴۴)

ادب ۷۷: جب آدمی اپنے عیوب کی فکر کرے گا تو اس وقت اپنے عیوب نظر آئیں گے اور روزِ روشن کی طرح دکھلائی دیں گے۔ (شکر السوانح۔ص ۱۴۴)

ادب ۷۸: طالبِ حق طالب علم کا یہ مذاق ہونا چاہئے کہ اپنے عیوب پر ہر وقت خود نظر رکھے اور ہر وقت خود اپنے عیوب کو سوچا کرے۔

(شکر السوانح۔ص ۱۴۵)

ادب ۷۹: جس کی نظر اپنے عیوب و نقائص پر ہوگی اس کی دوسروں کے کمالات پر نظر ہوگی۔ (ملفوظات۔ص ۲۳۲)

ادب ۸۰: لوگ خاص خاص چیزوں کو کمال سمجھتے ہیں، کوئی عبادت کو، کوئی تقویٰ وغیرہ کو۔ انہی پر نظر رکھتے ہیں۔ مگر محققین سب سے بڑا کمال اس کو سمجھتے ہیں کہ بندہ اپنے نقائص کو پیشِ نظر رکھے۔ (الافاضات۔ج ۴ ص ۳۰)

ادب ۸۱: الغرض کسی کے متعلق بدگمانی، بدزبانی کا مبنیٰ و منشاء کبر ہے اور میرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ ضروری کبر "تکبر" ہی نکل جانا ہے۔ اس کبر ہی سے ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تمام مفاسدِ دینی اور تمدنی کی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

جڑ یہی کبر ہے۔ غصہ اور غیبت اور حسد و طعن و اعتراض وغیرہ تمام بُرے اخلاق اس سے پیدا ہوتے ہیں۔

(حسن العزیز۔ ج ۳ ص ۵۷۳۔ شعب الایمان۔ ص ۱۷)

طالبِ علم اور فضولیات

ادب ۸۲: فضولیات میں پڑنے سے آدمی کا فہم مسخ ہو جاتا اور ضروری کاموں سے رہ جاتا ہے۔ کھلی ہوئی بات ہے جب چاہو تجربہ کرلو، ملنا جلنا کم کردو، بولنا کم کردو، اِدھر اُدھر فضول دیکھنا بھالنا بند کردو۔

ادب ۸۳: معاصی سے اجتناب کرو، اس سے خود بخود فہم و عقل میں نورانیت پیدا ہوگی۔ جو لوگ بک بک بہت کرتے ہیں ان کی فہم و عقل برباد ہو جاتی ہے۔ معاصی سے اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے سے حواس منتشر ہو کر عقل خراب ہو جاتی ہے۔ مشاہدہ کی بات ہے۔ (حسن العزیز۔ اول: ص ۲۰۳)

ادب ۸۴: جو شخص فضولیات میں مبتلا ہوگا وہ کبھی ضروریات کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتا۔ یہ تجربہ کی بات ہے۔ فضول، لغو کلام، عبث کلام سب ایک ہی ہیں، اس سے قلب میں ظلمت پیدا ہوتی ہے۔ نورانیت فنا ہوتی ہے، باطن کی استعداد برباد ہوتی ہے۔ اس استعداد کے ضعیف ہونے کو بعض احادیث میں موتِ قلب کہا گیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قلب میں ایک نور ہوتا ہے وہ ضعیف ہو جاتا ہے، اسی کو فرماتے ہیں:

دل ز پرگفتن بمیرد در بدن
گرچہ گفتارش بود در عدن

(الافاضات۔ ج ۴ ص ۳۷)

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ترجمہ

زیادہ بولنے سے بدن میں دل مردہ ہوجاتا ہے اگرچہ اس کی گفتگو کیسی ہی اچھی ہو۔

ادب ۸۵: عبث کے لئے ایک ضرر تو لازم ہی ہے وہ یہ کہ کثرتِ عبث سے قلب کا نور بجھ جاتا ہے اس سے قساوت پیدا ہوتی ہے۔ (دواء الغفلہ۔ص ۳۷)

قساوت گناہ سے نفرت نہ ہونے کو اور نیک کاموں کی طرف رغبت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔ (حسن العزیز) چنانچہ بلاضرورت اگر کوئی کسی سے اتنا پوچھ لے کہاں جاؤ گے۔ اس سے بھی قلب میں ظلمت پیدا ہوجاتی ہے اور قلب مردہ ہوجاتا ہے۔ اگر کسی کو حس ہی نہ ہو تو اس کا کیا علاج ہے۔
(الافاضات۔ج ۳ ص ۳۶۴)

ادب ۸۶: اگر آخرت کی فکر ہو تو کبھی انسان عبث اور فضول میں نہیں پڑ سکتا اور پڑنا تو بڑی چیز ہے اس کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔

ادب ۸۷: اگر کسی آدمی کے اندر حقیقی کمالات پیدا ہوجاتے ہیں تو وہ خود بخود فضولیات اور عبث سے بیگانہ ہوجاتا ہے، اس کو رسمیات کے اہتمام کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور میں تو جس کو بناؤ سنگار اور چٹک مٹک کرتا ہوا دیکھتا ہوں فوراً ذہن میں یہی آتا ہے کہ یہ شخص کمالات سے کورا ہے جب ہی تو عبث اور فضول کی طرف متوجہ ہے اور اکثر تجربہ سے یہی ثابت بھی ہوتا ہے۔ اہلِ کمال کو اس ظاہری ٹیپ ٹلو کی ضرورت ہی کیا ہے۔ (ج ۶ ص ۷۸)

طالبِ علم اور زیب وزینت

ادب ۸۸: سادگی علو اور عظمت کی دلیل ہے۔ میں جب کسی کو بنا ٹھنا دیکھتا ہوں تو

WWW.SUNNATKURVI.COM
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

سمجھ جاتا ہوں کہ نہایت پست خیال شخص ہے۔ اگر بلند ہمت ہوتا تو اس کی اس کو فرصت ہی نہ ملتی۔ جو شخص علوم عالیہ میں مشغول ہوتا ہے اس کا ذہن ہی ان چیزوں تک نہیں پہنچتا۔ (الافاضات خورد۔ص ۳۳۹)

ادب ۸۹: میں جب کسی کو دیکھتا ہوں کہ لباس و پوشاک میں تکلف کا پابند ہے تو دو چیزوں پر استدلال کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ یہ نکما آدمی ہے، دوسرے یہ کہ بہت پست حوصلہ ہے کیونکہ اگر یہ کام کا ہوتا اور کسی بڑے مقصد کی طرف اس کی نظر ہوتی تو اس میں وقت ضائع نہ کرتا۔

(مجالس حکیم الامت۔ص ۳۲۹)

ادب ۹۰: جو لوگ ہر وقت مزین اور آراستہ رہتے ہیں اکثر ان میں عقل اور بیداری نہیں ہوتی کیونکہ توجہ ایک ہی طرف ہوتی ہے یا تو جسم کو آراستہ کرلو یا (حقیقی علم سے) قلب کو آراستہ کرلو۔ (الافاضات۔ج ۴ص ۳۴۰)

ادب ۹۱: میں تو جب کسی کو زیب و زینت کا اہتمام کرتا دیکھتا ہوں، سمجھ جاتا ہوں کہ یہ شخص کمال سے خالی ہے اور حصولِ کمال کی طرف متوجہ بھی نہیں۔

(الافاضات۔ج ۳ص ۱۰۹)

ادب ۹۲: اکثر لوگ قیمتی کپڑا تکلف اور زینت کی وجہ سے پہنتے ہیں، اس لئے ان کو ضرور منع کیا جائے گا چونکہ اس کا اثر طبیعت پر برا ہوتا ہے۔ (الافاضات۔ ج ۴ص ۳۰) تجربہ کاروں کا قول ہے کہ جب کوئی اچھے کپڑے پہنے گا تو یہ خیال ضرور ہوگا کہ کوئی اچھا آدمی مجھے دیکھے۔ مطلب یہ کہ کوئی حسین عورت یا لڑکا مجھ کو دیکھے تو یہ خوش لباس صاحبِ نفس کے لئے محرک ہے

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

معصیت کا۔

ادب ۹۳: پُر تکلف اور قیمتی لباس مجھے کبھی پسند نہیں رہا۔ ہمیشہ سادہ لباس پہنا مگر صاف وستھرا رہنے کا ہمیشہ طبعًا اہتمام رہا۔ (ملفوظاتِ مکتوبات۔ص ۱۸۸)

ادب ۹۴: خوب سمجھ لیجئے کہ بندہ وہ ہے جو بندوں کی طرح رہے اور ترفّع (بڑائی) اور بناوٹ چیز کیا ہے سوائے اس کے کہ اپنا وہم وخیال ہے۔ بندہ جب تک زندہ ہے جب تک تو شان بنانی ہی نہیں چاہئے۔ کیا خبر کیا حالت ہونے والی ہے۔ ہاں جب دنیا سے ایمان صحیح وسالم لے کر نکل جائے تو پھر اینٹھے جتنا چاہے۔ (مجالس الحکمۃ۔ص ۱۷۷)

ادب ۹۵: اس وقت میں اکثر طلباء کو دیکھتا ہوں کہ وہ خود کو ایسی وضع سے رکھنا پسند نہیں کرتے جس سے طالبِ علم سمجھے جائیں تو صاحب سن لیجئے۔

یا مکش بر چہرہ نیلِ عاشقی　　یا فرد شو جامۂ تقویٰ بہ نیل
یا مکن با پیلبا ناں دوستی　　یا بنا کن خانہ بر اندازِ پیل

ترجمہ

یا تو چہرے پر عاشقی کا رنگ نہ ملو، یا تقویٰ کے لباس کا رنگ اختیار کرو۔ ہاتھی والوں سے دوستی نہ رکھو، یا پھر گھر بناؤ ہاتھی والوں کے طرز پر۔

یعنی یا تو اے طلباء! اللہ والوں میں مت داخل ہو اور اگر داخل ہوتے ہو تو ان کی وضع اختیار کرو تو جب یہ کیفیت طلباء میں داخل ہوگئی تو اوروں کا تو کیا ٹھکانہ ہے۔ تو جس طرح طلباء کو ایسی وضع بنانے میں عار ہے جس سے لوگ ان کو طالب علم کہیں گے تو دیکھئے اب یہ اپنے آپ کو طالبِ علم کہنا پسند نہیں کرتے۔

www.SUKkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب ۹۶: آج کل گوتر کی ٹوپی عام ہوگئی ہے مگر کم از کم مقتدا لوگ تو اس کو استعمال نہ کریں اور جو کر رہے ہیں وہ ترک کر دیں۔ یہ کوئی اسلامی لباس نہیں اور میں فتوے میں آگے تو نہیں بڑھتا مگر مجھ کو تو ایسے لباس کو دیکھ کر انقباض ہوتا ہے۔ (الافاضات۔ج ۲ص ۲۹)

فائدہ :- اسی طرح ایک لمبی سی چونٹ دار ٹوپی آج کل نوجوانوں میں رائج ہے، فیشن انداز ہے وہ بھی مولویوں کو مناسب نہیں۔

ادب ۹۷: لباس اور وضع سے یا اہل دنیا کے طرزِ گفتگو سے عزت کا طلب کرنا انسان کا کام نہیں۔ یہ تو نہایت بھدا پن ہے۔ اے طلباءِ مدرسہ! تمہارا فخر یہی ہے کہ جس جماعت میں تمہارا شمار ہے تم اسی کی اصلاح اور وضع اور طرز کو اختیار کرو، تمہاری عزت اسی میں ہے۔ اگر مخلوق میں اس سے عزت نہ ہوئی تو کیا پرواہ ہے، خالق کے یہاں تو ضرورت عزت ہوگی پھر تم اپنی وضع کیوں بدلتے ہو؟ (التبلیغ ج ۲۳ص ۱۸۰)

ادب ۹۸: تم کو تو ایسی تواضع اور پستی اختیار کرنا چاہئے کہ تمام دنیا پستی وتواضع میں تمہاری شاگرد ہو جائے اور تم اس شعر کے مصداق ہو جاؤ اور ببانگ دہل یوں کہو۔

افروختن وسوختن وجامہ دریدن
پروانہ ز من، شمع ز من، گل ز من آموخت

ترجمہ

جلنا، جلانا اور کپڑے چاک کرنا، پروانہ، شمع اور پھول نے مجھ ہی سے سیکھا ہے۔

WWW.SUKKURVI.COM

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

غرض تم ایسے متواضع ہوجاؤ کہ ہر چیز میں تمہاری ہی تواضع کا اثر ظاہر ہو، تم کو ظاہری اسبابِ عزت کی ضرورت نہیں۔ انسان تو وہ ہے جو کمالات میں بادشاہ ہو، گو ظاہر میں فقیر ہو۔ (التبلیغ ج۲۳ص۱۸۰)

ادب۹۹: متکبرین کی سی وضع اختیار کرنا، ان کا سا لباس پہننا اس میں خاصیت ہے کبر کی جس سے ایک ظلمت پیدا ہوتی ہے اور قلب بگڑتا ہے۔ اسی طرح اپنی حیثیت سے زیادہ قیمتی کپڑا پہننا، اپنی وسعت سے زیادہ سامان کرنا یہ سب کبر کی فرع ہیں، بالخصوص جب کفار کے ساتھ تشبہ بھی ہو تب تو ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ کا مصداق ہوگا۔ (ج۵ص۴۴۴)

ادب۱۰۰: جب تک انسان اپنی زیب وزینت اور تنعم میں رہتا ہے اس میں کمال پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تن آرائی اور تن پروری دلیل ہے نفس پروری کی۔ جس کے انجام کی نسبت فرماتے ہیں ؎

عاقبت سازد ترا ایں دیں بری
ایں تن آرائی و ایں تن پروری

ترجمہ

یہ جسم کو سنوارنا اور بدن کی پرورش میں لگے رہنا آخر کار تمہیں دین سے آزاد کردے گا۔

ادب۱۰۱: اہلِ مدارسِ دینیہ تو سادہ ہی وضع میں رہیں یہی ان کی خوبی ہے، ان کی رفتار سے، گفتار سے، نشست سے، برخاست سے، ان کے لباس سے، اسلامی شان کی جھلک معلوم ہو، یہی خوبی کی بات ہے۔ (ج۴ص۱۰)

صحیح طالب علمی درویشی ہے

ادب۱۰۲: میں تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ طبیعت میں غلبہ طالب علمی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ہی کا ہے، حقیقی درویشی یہی ہے۔ میں اس نعمت پر بڑا خوش ہوں کہ اللہ نے بزرگانِ سلف اور اپنے اکابر کے مسلک پر عمل کی توفیق عطا فرمائی، گو اصل نہ سہی نقل ہی سہی۔ یہ حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے'' حاصل یہ ہے کہ شریعت کا علم اور اس کے مطابق عمل ہی اصل درویشی ہے اور یہی سچی طالب علمی ہے۔'' (الافاضات ج۶ ص۱۷۰)

ادب۱۰۳: اگر طالب علمی کا نام درویشی ہے تب تو ہم درویش ہیں اور اگر اس کے علاوہ اور کسی چیز کا نام درویشی ہے تو ہم درویش نہیں۔

(الافاضات ج۵ ص۲۱۵)

ادب۱۰۴: میرا اصل مذاق طالب علمی ہے اور درویشی اس کی فرع ہے۔

(الافاضات ج۵ ص۱۰۸)

ادب۱۰۵: پہلے طلباء کو دنیا کی ہوس نہ تھی، طلباء سب صوفی ہوتے تھے اور واقعی تحقیقی بات یہی ہے کہ علم دین بشکلِ مولویت ومقتدائیت ہر شخص کے مناسب نہیں ہے، صرف اس شخص کو لائق ہے جس میں حبِ دنیا نہ ہو اور دین کی محبت ہو۔ (الافاضات ج۶ ص۲۱۷)

قابلِ اخراج طلباء

ادب۱۰۶: جس شخص کے اخلاق خراب ہوں اوّل اس کے اخلاق کی اصلاح کا اہتمام کیا جائے۔ بات بات پر اس کو ٹوکا جائے۔ اگر اصلاح کی امید نہ رہے تو مدرسہ سے علیحدہ کیا جائے۔ (تعظیم العلم۔ ص۲۴)

ادب۱۰۷: اسی طرح جس طالب علم کی طبیعت میں کجی معلوم ہو، سلامتی سے محروم ہو،

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

اس کو بھی پورا نصاب نہ پڑھایا جائے کیونکہ تکمیلِ نصاب کے بعد وہ خود بھی اور دوسرے لوگ بھی اس کو عالم اور مقتدا سمجھیں گے اور ایسا شخص مقتدا ہو کر جو کچھ ستم ڈھائے گا ظاہر ہے۔ میری رائے میں ایسے لوگوں کے لئے ایک مختصر نصاب جو ضروری مسائل واحکام کے لئے کافی ہو، پڑھا کر کہہ دیا جائے کہ جاؤ دنیا کا کوئی کام سیکھو اور کماؤ کھاؤ۔

(تعظیم العلم۔ص۴۲)

ادب ۱۰۸: پہلے اکابر علماء جس میں حبِ جاہ کا مرض دیکھتے تھے اس کو اپنے حلقۂ درس سے نکال دیتے تھے۔ (الکلام الحسن ص۵۴)

ادب ۱۰۹: جس شخص کو اپنی بات کی پچ کرنے کا مرض ہو وہ ہرگز پڑھانے کے قابل نہیں۔ اگر اس کے اس مرض کا علاج نہ کیا گیا اور اسی طرح سر آنکھوں پر بٹھالیا گیا تو اس میں ہمیشہ کے لئے یہ عادت پختہ ہو جائے گی کہ جو بات اس کے منہ سے نکلے گی اس کی پچ کیا کرے گا۔ حق ناحق کی ذرا پرواہ نہ کرے گا۔ اس کا دین پر جو اثر پڑے گا وہ ظاہر ہے۔

بد گہر را علم وفن آموختن

دادن تیغ ست دست راہزن

(تعظیم العلم۔ص۴۱)

ترجمہ

بدذوق کو علم وفن سکھانا، ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔

ادب ۱۱۰: میں ایسے شخص کو مدرسہ میں رکھنا نہیں چاہتا جس سے دوسروں کو ایذاء پہنچے۔

(مقالات ص۲۶۴)

www.sunkuvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب۱۱۱: اخبار بینی کو میں سب مسلمانوں کے لئے بالخصوص طلباء کے لئے سمِ قاتل سمجھتا ہوں۔ اخبار دیکھنے والوں کو تو مدرسہ سے نکال دیتا ہوں۔

(قند دیوبند۔ص ۱۷، ۱۸)

ادب۱۱۲: مولوی ہونے یعنی مقتدا بننے کے لئے کچھ شرطیں ہیں جن میں سے بڑی شرط یہ ہے کہ اس شخص میں حق پرستی ہو، نفس پرستی نہ ہو، طمع اور لالچ اس میں نہ ہو کہ اپنی طمع کی وجہ سے مسئلہ کو بدل دے، اس لئے میں اہلِ مدارس کو رائے دیتا ہوں کہ وہ اپنی ضابطہ پُری اور کارروائی دکھلانے کی غرض سے بدطینت لوگوں کو داخل نہ کریں۔ کثرت وقلتِ تعدادِ طلبہ کی ذرا بھی پرواہ نہ کیا کریں بلکہ جس شخص کی حالت مقتدائیت کے مناسب نہ دیکھیں اس کو فوراً مدرسہ سے خارج کر دیں کیونکہ ہم بہت سوں کو مولوی بنانا جائز نہیں سمجھتے اور وہ ایسے لوگ ہیں جن کی نسبت کہا گیا ہے ؎

زیاں می کند مرد تقیہ داں
کہ علم وادب می فروشد بنان

ترجمہ

ایسے علم رکھنے والے (دین کا) نقصان ہی کیا کرتے ہیں جو ایک روٹی کے بدلے میں اپنا علم وادب فروخت کرتے ہیں۔

آج جو علماء کا گروہ بدنام ہے یہ انہی طماعوں یعنی لالچیوں کی بدولت ہے۔

(طریق النجاۃ خورد ص ۹۱، ۹۲)

ادب۱۱۳: سخت افسوس یہ ہے کہ بعضے طالب علم عربی پڑھنے والے بھی اس (ڈاڑھی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کے خلافِ شرع رکھنے اور کٹانے منڈانے کی) بلا میں مبتلا ہیں۔ ان کی شان میں بجز اس کے اور کیا کہا جائے کہ ''چار پائے بروئے کتابیں چند'' ان لوگوں پر سب سے زیادہ وبال پڑتا ہے۔

اوّل تو اوروں سے زیادہ واقف پھر اوروں کو نصیحت کریں مسئلے بتائیں خود بے عمل ہوں۔ عالم بے عمل کے حق میں کیا کیا وعیدیں قرآن وحدیث میں وارد ہیں پھر ان کو دیکھ کر اور جاہل گمراہ ہوتے ہیں پھر ان کی گمراہی کا وبال انہیں کے برابر ان پر پڑتا ہے۔

مدرسین و مہتممینِ مدارسِ اسلامیہ پر واجب ہے کہ جو طالب علم ایسی حرکت کرے یا اور کوئی امر خلافِ وضعِ شرعی کرے، اگر توبہ کرلے تو فبہا ورنہ مدرسہ سے خارج کردینا چاہئے۔ ایسے شخص کو مقتدائے قوم بنانا تمام مخلوق کو تباہ کرنا ہے۔

بے ادب را علم وفن آموختن
دادن تیغ ست دستِ راہزن

ترجمہ

''بے ادب کو علم وفن سکھانا، ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔''

ادب ۱۱۴: طلباء کے تمام افعال کی نگہداشت کرو، لباس کی بھی دیکھ بھال رکھو، جو لوگ کوٹ پتلون بوٹ وغیرہ پہنتے ہوں ان کو لباسِ اہلِ علم کی ہدایت کرو، ورنہ مدرسہ سے الگ کرو۔ چاہے مشابہت تامہ ہو یا مشابہت ناقصہ۔ سب کا انتظام کرو اور ان سے صاف کہہ دو۔

یا مکن با پیلبا ناں دوستی
یا بنا کن خانہ بر انداز پیل

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ترجمہ

یا تو ہاتھی والوں سے دوستی نہ رکھو، یا پھر گھر بناؤ ہاتھی والوں کے

طرز پر۔

کہ اگر علم حاصل کرنا ہے تو طالب علموں کی سی صورت بناؤ ورنہ رخصت۔

فارغ ہونے والے طلباء کے لئے نصیحتیں

ادب ۱۱۵: محض کتابیں پڑھ لینے سے آدمی عالم نہیں ہو جاتا بلکہ علم دوسری چیز کا نام ہے۔ جب طب کی کتابیں پڑھ لینے سے ہر شخص طبیب نہیں بن جاتا بلکہ جس کو ملکۂ علاج حاصل ہو جائے وہی طبیب ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کو حدیث و قرآن اور فقہ کی کتابیں پڑھ لینے سے علم کی حقیقت حاصل نہیں ہوتی، محض الفاظ یاد ہو جاتے ہیں۔ حقیقتِ علم حاصل ہونے کے لئے کتابوں کے سوا ایک اور چیز کی بھی ضرورت ہے جس کو اس زمانہ کا ایک شاعر خوب کہہ گیا ہے ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

یعنی صحبتِ اہل اللہ کی بھی ضرورت ہے اور اس سے آج کل کے اکثر علماء کورے ہیں۔ الا ماشاء اللہ اس طرف توجہ ہی نہیں، اسی واسطے حقیقی علم والے بہت تھوڑے ہیں۔ (التواصی بالحق۔ ص ۳۶، ۳۷)

ادب ۱۱۶: مولوی اسی ناز میں ہیں کہ ہم قال اقول (یعنی عربی کتابیں) خوب جانتے ہیں، مگر اس سے کیا ہوتا ہے؟ مقصود تو اور ہی چیز ہے۔ عربی داں ہونا

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کچھ کمال نہیں، خداداں ہونا چاہئے۔ (انفاسِ عیسیٰ۔اوّل ص ۴۱۱)

ادب ۱۱۷: میں بالخصوص علماء اور طلباء سے خطاب کرتا ہوں کہ آپ حضرات جو نرے علم پر ناز کئے بیٹھے ہیں اور فضائل اور درجاتِ عالیہ علم کا مستحق اپنے آپ کو سمجھتے ہیں اور موقع بے موقع عوام کے سامنے فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم[1] (مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم) پڑھ دیا کرتے ہیں، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فضائل کون سے علم کے ہیں؟ مطلق علم کے یا مع العمل کے؟ اگر عالم بے عمل کے لئے وعیدیں کتاب وسنت میں نہ ہوتیں تو تمہارا ناز کسی درجہ میں تسلیم کیا جاتا مگر ان (وعیدوں) کے ہوتے ہوئے نفسِ علم کیسے باعثِ فخر ہوسکتا ہے؟

(الافاضات۔ج ۳ ص ۵۳)

ادب ۱۱۸: بڑا ناز ہے علم پر کہ ہم عالم ہوگئے۔ یاد رکھو بغیر اپنے کو مٹائے ہوئے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مٹانے کے یہ معنیٰ نہیں کہ کتابیں مٹادو۔ نہیں! تم خود کو مٹادو کہ ہم کچھ نہیں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو سمجھ لو کہ تم دوسرے معنیٰ میں فنا ہو یعنی برباد ہو، کورے ہو، کچھ بھی نہیں ہو۔

(الافاضات ج ۴ ص ۳۸۱)

میں تو کہا کرتا ہوں کہ عالم ہو کر کتابیں پڑھ کر بھی کسی کے سامنے جا کر پامال ہو جائے، کسی کی جوتیاں سیدھی کرے تب انسانیت اور آدمیت پیدا ہوتی ہے۔

(الافاضات ج ۳ ص ۱۴۶)

---

(۱) ترجمہ: ''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی عام آدمی پر۔

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب۱۱۹: ناز وفخر تو کسی حالت میں بھی انسان کو نہیں کرنا چاہئے جبکہ سرتا سر نقائص وعیوب سے بھرا ہوا ہے۔ نیاز پیدا کرنے کی سعی اور کوشش میں لگا رہنا چاہئے بس اسی وقت تک خیر ہے، ورنہ آگے خیر نہیں۔

(الافاضات ج۵ص۱۰۵)

ادب۱۲۰: مولویوں میں یہ مرض ہے ''لوگوں میں اپنے کو بڑا کہلانے اور مقتدا بننے کا۔'' جہاں چار جاہلوں نے مولوی صاحب مولوی صاحب کہا بس خود کو مقتدا اور عالم سمجھنے لگے۔ (حسن العزیز خوردص۱۵۶)

اپنے آپ کو عالم سمجھنا بڑا حجاب ہے کیونکہ یہ تکبر ہے اور تکبر کا حجاب اکبر ہونا ظاہر ہے۔ (اصل العبادۃ ص۲۷)

ادب۱۲۱: میرے ایک عزیز نے عجیب بات کہی تھی کہ (کتابیں پڑھ کر یا وعظ وغیرہ کہہ کر) ''مولوی'' مشہور ہونا کوئی خوشی کی بات نہیں، دیندار ہونا خوشی کی بات ہے۔ واقعی عجیب بات ہے۔ (مزید المجید)

ادب۱۲۲: ایک شخص عالم ہے اور ایک جاہل تو یہ (عالم) اکمل تو ہے مگر افضل ہونا خدا کو ہی معلوم ہے کہ افضل جاہل ہے یا عالم۔ کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں کہ عالم کے لئے افضل ہونا بھی لازم ہو۔ ممکن ہے کہ اس جاہل کے قلب میں ایسی کوئی چیز ہو کہ وہ علم سے کہیں زیادہ خدا کے نزدیک محبوب او رپسندیدہ ہو۔ تو اپنے اکمل ہونے کی بناء پر خود کو افضل سمجھنا بُرا ہے۔ یہی علوم ہیں جو باخبر کی صحبت میں میسر ہوتے ہیں۔ (الافاضات ص۳۶۸)

ادب۱۲۳: ایک انسان عالم ہے، محدث ہے، مفسر ہے، فقیہ ہے، حافظ ہے، قاری

www.Sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ہے، نیک ہے، (اس لئے) وہ سمجھ رہا ہے کہ میں مقبول ہوں (تو یہ سمجھ بیٹھنا صحیح نہیں) ممکن ہے کہ وہاں مردود ہو۔ حاصل یہ ہے کہ ظاہری کمالات دلیل مقبولیت کی نہیں۔ ممکن ہے کہ ہمارے اندر کوئی ایسی باطنی خرابی ہو جو میاں کو ناپسند ہو۔ (کمالاتِ اشرفیہ۔ص ۱۳۳)

ادب ۱۲۴: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر مومن ہی لقب ہو جائے تو اس کے سامنے سب گرد ہے اور ہیچ ہے۔ اور صاحب! جس کو یہ خبر نہ ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ہوں یا غیر مومن تو وہ کچھ بھی بن جائے (کیسا ہی صاحبِ القاب ہو جائے) کچھ بھی نہیں۔

دوسرے یہ القاب اکثر عوام (کالانعام) کی طرف سے عطا ہوتے ہیں جو کمالات کی حقیقت بھی نہیں جانتے تو (یہ القاب اوصاف) محض واہیات اور بے بنیاد ہوئے (ان پر پھول جانا اور عالمِ حقائق کو بھول جانا کیسے عقل اور فہم کی بات ہو سکتی ہے؟)

ادب ۱۲۵: آج کل محض ضابطہ کے مولوی ہیں اور پہلے بے ضابطہ کے مولوی ہوتے تھے لیکن ان کی استعدادوں کا آج عشر عشیر (یعنی دسواں حصہ) بھی نہیں دیکھا جاتا۔ ہم نے اپنے بعض بزرگوں کے متعلق سنا ہے کہ بازار سے پتے اٹھا کر لاتے تھے، اُن کو پکا کر کھاتے تھے اور بخاری شریف کو لکھ لکھ کر پڑھتے تھے اور آج تو کتاب میں ایک غلطی نکل آئے تو وہ بھی نہیں بنائی جاتی۔ وجہ یہی ہے کہ وہاں خلوص تھا اور یہاں ضابطہ ہے، سو ضابطہ میں خلوص کہاں؟ نام تو سب سے بڑا اور کام کے وقت سب سے پیچھے۔

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

نیز ہم کام کرتے تو کم ہیں مگر ظاہراً بہت زیادہ کرتے ہیں کیونکہ کام کرتے ہیں محض مخلوق میں نام پیدا کرنے کو اور نام کہنے سے زیادہ ہوگا۔

(التقویٰ ص ۶)

ادب ۱۲۶: آج کل طلباء ایسے ہی ہیں کہ علوم کی طرف متوجہ نہیں، ضابطہ پوری اور محض خانہ پوری کرتے ہیں۔ بس بڑی معراج اور ترقی وکمال اس کو سمجھتے ہیں کہ ایک بڑا سا پگڑ بندھ جائے اور ایک بڑا سا پروانہ چھپا ہوا (یعنی دستار بندی ہو جائے یا بس سند) مل جائے، بس ہو گئے مولوی مولانا۔ حالانکہ یہ خوشی کی بات نہیں اور نہ ہی کوئی کمال حاصل ہو جانے کی علامت ہے کیونکہ آج کل بعض طلباء کی دستار بندی تو ہو جاتی ہے لیکن ان میں دس تار تو کیا ایک تار بھی علم وعقل کا نہیں ہوتا۔

(انفاس عیسیٰ۔ ص ۴۹۷)

ادب ۱۲۷: اکثر لوگ مولانا کہنے سے بڑے خوش ہوتے ہیں، مولوی کہنے سے خوش نہیں ہوتے۔ حالانکہ از روئے حقیقت واصلیت اس کے برعکس ہونا چاہئے چونکہ مولوی کے معنیٰ ہیں ''مولا والا، اللہ والا'' اس لئے یہ لفظ مولانا کے لفظ سے افضل ہے کیونکہ اس میں (یعنی لفظ مولانا میں) یہ نسبت نہیں۔ (الافاضات۔ ج ۶ ص ۲۰۴)

ادب ۱۲۸: میں بقسم کہتا ہوں کہ حق تعالیٰ کی عظمت دل میں آجائے تو کسی کی زبان سے اپنی نسبت مولانا صاحب یا حافظ صاحب وغیرہ تعظیمی الفاظ سننے سے شرم آنے لگے۔ (انفاس عیسیٰ ج ۱ ص ۴۱۰)

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب ۱۲۹: ہم تو علومِ درسیہ مروجہ مدارسِ عربیہ کو بھی جبکہ وہ صرف الفاظ کے درجہ میں ہوں اور عمل ساتھ نہ ہو، علم نہیں کہتے اور ہم کیا خود حق تعالیٰ نے ایسے علماء کو جاہل فرمایا ہے۔ چنانچہ علماء یہود کی نسبت ارشاد ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ کاش کہ وہ علم رکھتے یعنی وہ علم سے کورے ہیں۔ پس مراد علم سے وہ علم ہے جو خوف وخشیت کے ساتھ ہو۔

ادب ۱۳۰: اصل چیز عمل ہے، بغیر عمل کے سب بیکار ہے۔ خواہ علم ظاہر ہو یا علم باطن۔ اصل فضیلت عمل ہی کو ہے، عمل ہی سے دین کی تکمیل ہوتی ہے۔ دیکھئے صحابہؓ کو کتابی علم کہاں تھا مگر قبولیت اظهر من الشمس (آفتاب سے زیادہ ظاہر) ہے وہ کیا کم علم سے زیادہ ان کے پاس عمل تھا۔

میرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ ضروری ''تکبر'' کا نکل جانا ہے۔ اس کبر سے ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ تمام مفاسدِ دینی اور تمدنی کی جڑ یہی کبر ہے۔ غصہ اور غیبت اور حسد غرض تمام بُرے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

ادب ۱۳۱: اپنے آپ کو عالم سمجھنا یہ بڑا حجاب ہے کیونکہ یہ تکبر ہے اور تکبر کا حجابِ اکبر ہونا ظاہر ہے۔ یعنی سب سے بڑی مانع چیز خدا کے دربار میں رسائی سے اور مقبول ہونے سے ''کبر وتکبر'' ہے۔

ادب ۱۳۲: تکبر بڑا ہی خنّاس ہے۔ جب تک یہ ہمارے اندر ہے اس وقت تک حقوقِ علم ادا نہیں ہو سکتے اور یہ صرف علم حاصل کرنے سے نہیں نکل سکتا جیسے کسی کو خارش کا نسخہ یاد ہو تو محض نسخہ یاد ہونے سے خارش دفع نہیں ہو سکتی بلکہ

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نسخہ کے اجزاء جمع کرو اور اس کا استعمال شروع کردو۔ مضرات سے پرہیز کرو اور جب تک طبیب مشورہ دے اس وقت تک نسخہ کا استعمال کرو اور پرہیز جاری رکھو۔ جب تک طبیب نبض دیکھ کر نہ کہہ دے کہ اب خارش کا مادہ زائل ہوگیا ہے اُس وقت تک تدبیر کو نہ چھوڑو۔

ادب ۱۳۳: آج کل سلیقہ جاتا رہا، مولوی ہوجاتے ہیں اور تمیز نہیں آتی۔

فائدہ:- جامع کہتا ہے کہ علم اور چیز ہے اور عمل جس میں سلیقہ بھی داخل ہے دوسری چیز ہے۔ علم میں بھی برکت بغیر عمل کے نہیں ہوتی، چونکہ علماءِ خشک بزرگوں کی خدمت میں رہ کر صفائی قلب نہیں حاصل کرتے اس لئے سلیقہ سے محروم رہتے ہیں، لہٰذا مولوی ہوکر مطمئن ہوجانا اپنے نفس پر بڑا ظلم ہے بلکہ کسی اہل اللہ کی غلامی کرنا لازم ہے۔

ادب ۱۳۴: آج کل کے بہت سے رسمی مولوی وفاء ومروت کی طرف سے غافل ہیں۔ دین نام صرف نماز روزہ کا رکھ چھوڑا ہے۔

ادب ۱۳۵: عالم کے لئے یہ بہت بڑا فتنہ ہے کہ وہ اس کی خواہش رکھے کہ لوگ اس کے پاس آکر بیٹھا کریں۔

ادب ۱۳۶: جب کمال حاصل ہوتا ہے اُس وقت معلوم ہوتا ہے کہ ہم جاہل ہیں چنانچہ مولانا محمود الحسن صاحبؒ کا ارشاد ہے کہ عمر بھر پڑھنے پڑھانے کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہم جہل مرکب سے جہلِ بسیط میں آگئے۔

فائدہ:- جہلِ مرکب کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جاہل ہو اور اُسے اپنے جاہل ہونے کا

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بھی علم نہ ہو۔ اور جہلِ بسیط کا مطلب یہ ہے کہ جاہل کو اپنے جاہل ہونے کا علم ہو اور جہالت کا احساس ہو۔

ادب ۱۳۷: میں تو یہ کہتا ہوں کہ علماء کو اصلاحِ اخلاق کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

ادب ۱۳۸: آج کل بقول مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ مولویوں میں یہ کمی ہوگئی ہے کہ پڑھ کر درس وتدریس چھوڑ بیٹھتے ہیں، وہ اپنے مقام کو بھی مدرسہ نہیں بناتے۔

ادب ۱۳۹: خیر اسی میں ہے کہ مولوی غریب ہی رہیں، جو مولوی امیر ہیں یا جن کو ریاستوں سے وظیفہ ملتا ہے وہ دین کا ذرا سا بھی کام نہیں کرتے، خالی پڑے رہتے ہیں، کچھ بھی نہیں کرتے، اس لئے ان کا غریب رہنا ہی مصلحت ہے۔

ادب ۱۴۰: ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اتنا لکھ پڑھ گئے اور سوال کرنے کا سلیقہ نہ آیا، کیا خاک کتابیں پڑھیں، بس ویسے ہی طوطے کی طرح رٹی ہوں گی، اگر سمجھ کر پڑھتے تو اس طرح بیہودگی سے سوال نہ کرتے، مجھ کو تمہارے اس عنوان سے سخت تکلیف ہوئی، آخر تم لوگ ایسے بے فکرے کیوں ہو کہ بغیر سوچے سمجھے اور بغیر فکر کئے ہوئے جو چاہتے ہو زبان سے نکال بیٹھتے ہو۔ جب تمہاری یہ حالت ہے تو عوام تو بے چارے کس شمار میں ہیں۔

ادب ۱۴۱: افسوس یہ ہے کہ خواص کو بھی ترقیٔ دین کی فکر نہیں، بس جو تعلیم میں مشغول

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ہے وہ اسی پر قانع ہے اور سمجھتا ہے کہ میں بڑا دیندار ہوں کہ ہر وقت قال اللّٰہ وقال الرسول ہی میں رہتا ہوں، کوئی ان سے پوچھے کہ آخر شریعت میں معاملات اور معاشرت کی تعلیم کس لئے دی گئی ہے؟ اصلاحِ اخلاق کا اہتمام کیوں نہیں کرتے کہ یہ دین نہیں ہے؟ کیا اس پر عمل کرنے کے لئے مسلمانوں کے علاوہ کوئی دوسری قوم پیدا ہوگی؟ آخر تقویٰ کے فقہی مسائل پر تم کیوں عمل نہیں کرتے؟ یہ مسائل فقہاء نے کس کے لئے بیان کئے ہیں؟

ادب ۱۴۲: آج کل یہ حالت ہے کہ کتابیں بھی ختم، مدرس بھی ہو گئے مگر آج تک یہ خبر نہیں کہ رستہ کیا ہے۔ لوگ زوائد میں مبتلا ہیں، مقاصد کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ سنئے! حق تعالیٰ تک پہنچنے کا یہی راستہ ہے کہ اخلاقِ رذیلہ جاتے رہیں، اخلاقِ حمیدہ پیدا ہو جائیں، طاعت کی توفیق ہو جائے، غفلت عن اللّٰہ جاتی رہے اور توجہ الی اللّٰہ پیدا ہو جائے (مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے کہ) راستہ صرف ایک ہی ہے کہ محبت واطاعت کے ساتھ احکامِ شریعت کے سامنے اپنے کو پیش کر دو۔ بجز اس کے کوئی راستہ نہیں۔

ادب ۱۴۳: اہل علم کی یہ حالت ہے کہ کسی کی کتاب لے لی تو اس کے واپس دینے کا نام جانتے ہی نہیں۔ کتاب دینے والا اگر کثیر المشاغل ہے تو اس کو یاد بھی نہیں رہتا کہ مجھ سے کتاب کس نے مانگی تھی، بس مہینہ بھر کے بعد وہ سمجھ لیتا ہے کہ کتاب چوری ہو گئی اور لینے والا بے فکر ہو گیا کہ وہ تو مانگتا ہی

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

نہیں۔اب گویا وہ ان کی ملک ہوگئی۔ (التبلیغ وعظ ترجیح الآخرہ۔ص ۲۱۸)

ادب ۱۴۴: اہلِ علم اور طلباء کو سخت ضرورت ہے اس فن (طریق وتصوف) کے جاننے کی۔ان کی ناواقفیت کی وجہ سے جاہلوں اور نااہلوں کو موقع مل گیا مخلوق کے گمراہ کرنے کا۔ اور (اہلِ علم جو دوسروں کی فکرِ اصلاح میں اپنی اصلاح سے غافل اور غیر متوجہ ہو جاتے ہیں اس کے متعلق سن لیں کہ) دوسروں کی فکر اور اصلاح تو بعد میں رہی مگر ان اہلِ علم کو اپنی خیر تو منانی چاہئے، نہ جاننے کی وجہ سے انسان بہت سی غلطیوں میں مبتلا رہتا ہے۔ (ان اہلِ علم پر افسوس ہے کہ) درسی کتابوں کے پڑھنے میں تو دس برس صَرف کردیں گے مگر (اصل مقصود اور اس علمِ درسی ورسمی کو حقیقی اور کارآمد بنانے کے لئے اور) اس (تزکیۂ نفس اور تصوف حاصل کرنے) کے لئے چھ ماہ بھی صَرف کرنا مشکل (سمجھا جاتا) ہے اور بعض تو نحو وصرف میں تمام عمر صَرف کردیتے ہیں مگر محو (یعنی خود کو مٹانے اور فنائیت) کے واسطے ایک منٹ اور ایک سیکنڈ بھی صَرف کرنا موت ہے۔

(الافاضات ج ۴ ص ۲۱۱)

چند غلطیاں

ادب ۱۴۵: آج کل جس کو ذرا بھی بولنے کا سلیقہ ہو جائے اور دو چار تقریریں کردے وہی لوگوں کے نزدیک عالمِ اجل اور فاضلِ بے بدل بلکہ علامۂ زماں اور فہامۂ دوراں ہو جاتا ہے خواہ فی الحقیقت وہ جاہل اور بددین ہی ہو۔ دیکھئے فلاں صاحب کو لوگ علامہ کہتے ہیں حالانکہ یہ شخص پکا غیر مقلد بلکہ

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بد دین ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر اس کی فلاں تصنیف شاہد عدل ہے، اس میں لکھا ہے کہ صرف مذہبِ اسلام ہی پر نجات موقوف نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو توحید کا اعتراف کرے اور نیک اعمال بجالائے خواہ وہ کسی مشرب وملت کا ہو اس کی نجات ہو جائے گی خواہ رسالت کو مانے یا نہ مانے۔ (الفصل الوصل۔ص ۴۱۴)

ادب ۱۴۶: آج کل جہاں کسی نے عربی کی دو چار کتابیں پڑھ لیں اسے مولوی کہنے لگتے ہیں۔ حالانکہ یہ شخص حقیقت میں مولوی نہیں۔ مولوی اصل میں وہ ہے جو احکامِ شریعت اچھی طرح سمجھ کر ان کے مطابق ظاہراً و باطناً عامل ہو جو اللہ والا ہو اور اللہ والا شریعت سے جاہل نہیں ہو سکتا۔ تو محض عربی کی کتابیں پڑھ لینے یا عربی بول لینے، لکھ لینے سے یا چرب زبانی اور ذہانت کی باتیں کر لینے اور کتب عربی معقول وادب سے انسان مولوی نہیں ہو سکتا۔ (تعمیم التعلیم۔ص ۲۷)

ادب ۱۴۷: آج کل بعضوں کو اس کا خبط ہو گیا ہے کہ وہ عربی میں تقریر کر لینے کو بڑا کمال اور فخر سمجھتے ہیں، میں کہا کرتا ہوں کہ تم (کیسے بھی صاحبِ علم ہو جاؤ حتی کہ) ابو العلم ہو کر بھی ایسی عربی نہیں بول سکتے جیسی ابو جہل بولا کرتا تھا، اگر عربی میں گفتگو کر لینا ہی علم ہے اور یہ کوئی بڑا کمال ہے تو ابو جہل تم سب سے بڑا عالم ہونا چاہئے حالانکہ وہ ابو جہل ہی رہا۔ عربی بول لینے سے عربی میں تقریر کر لینے سے ابو العلم تو کیا ہوتا، ابن العلم بھی نہ ہوا۔ (مظاہر الاقوال۔ص ۶۶)

www.SUKKURVI.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ادب ۱۴۸: میں نے تو ایک موقع پر ایسے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ یہ زبان دانی تو ابوجہل کا علم ہے۔ جرمن، بیروت میں بھی بہت سے عیسائی بڑے عربی داں اور ادیب ہیں مگر کیا وہ مقتدائے دین ہیں؟ ہرگز نہیں، بس یہ لوگ دو چار عربی کے دیوان دیکھ کر دیوانے ہوگئے اور اپنے نزدیک بڑے عالم اور کامل ہوگئے مگر محض دعوے سے آدمی کامل نہیں ہوسکتا۔ کامل تو وہ ہے جس کو کوئی کامل کہہ دے۔ جب تک کہ اہلِ فن کسی کی نسبت نہ کہیں، یہ کامل ہے اس وقت تک کسی کو حق نہیں کہ اپنے کو کامل سمجھے۔ تو کیا یہ غضب ہی نہیں کہ عربی کی دو چار کتابیں پڑھ کر لوگ یوں سمجھ لیں کہ ہم عالم متبحر ہوگئے ہیں۔ (مجموعہ محاسن اسلام۔ ص ۱۶۵)

صحبتِ کاملین کی ضرورت

بزرگوں سے تعلق بڑی دولت ہے، بڑی نعمت ہے، لوگ اس کی قدر نہیں کرتے، مجھ کو تو اس لئے بھی اس کی خاص قدر ہے کہ میرے پاس تو سوائے بزرگوں کی دعا کے اور کچھ ہے ہی نہیں، نہ علم ہے نہ عمل ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ایک چیز ہے۔ (الافاضات۔ ج ۵ ص ۱۰۵)

(۱) ... آج کل پڑھنے پڑھانے والوں کو اس طرف توجہ ہی نہیں کہ کسی بزرگ کی خدمت میں جا کر رہیں۔ بس تھوڑی سی کتابیں پڑھ لیں اور سمجھ لیا کہ ہم (بہت کچھ ہوگئے یعنی) کامل و مکمل ہوگئے۔ بھلا نری کتابوں سے بھی کبھی کوئی کامل و مکمل ہوا ہے؟ (طریق القلندر ص ۸۸)

(۲) ... یاد رکھئے جو عالم مدرسہ سے فارغ ہو کر خانقاہ میں نہ جائے وہ ایسا ہے

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

جیسے کوئی شخص وضو کر کے اسی پر قناعت کرے اور نماز نہ پڑھے تو وہ اس کا مصداق ہے ؎

اَیُّھَا القَومُ الَّذِی فِی الْمَدْرَسَۃِ کُلُّ مَا حَصَّلْتُمُوْہُ وَسْوَسَۃٌ

ترجمہ

''اے مدرسہ کے لوگو! جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے وہ محض وسوسہ اور وہم وخیال اور محض زعم باعثِ وبال ہے۔''

کیونکہ لفظی اور کتابی علم سے حقائق کا انکشاف نہیں ہوتا۔

(اللطائف للطائف بحوالہ القاسم ۔۱۳۴۴ھ)

(۳) ... نِرے پڑھنے پڑھانے سے کیا ہوتا ہے؟ کچھ نہیں ہوتا جب تک اہل اللہ اور خاصانِ حق کی صحبت میں نہ رہے۔ اسی کو مولانا فرماتے ہیں اور بہت خوب فرماتے ہیں ؎

بے عنایاتِ حق وخاصانِ حق گر ملک باشد سیہ ہمنشیں ورق

(الافاضات۔ج۴ص۵۱۵)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اور اُس کے خاص بندوں کی عنایت کے بغیر اگر کوئی فرشتہ بھی بن جائے تو بھی اُس کا نامۂ اعمال سیاہ ہی رہے گا۔

(۴) ... ہم نے ایک آدمی بھی ایسا نہیں دیکھا کہ (درس اور کتابی اعتبار سے) پورا عالم ہو اور صحبت یافتہ نہ ہو اور پھر اس سے ہدایت ہوئی ہو۔ اور ایسے بہت سے دیکھے ہیں کہ ''شین'' اور ''قاف'' بھی اُن کا درست نہیں (یعنی کتابیں اور درسی علم حاصل نہیں) لیکن (صحبت حاصل ہوجانے کی برکت اور فیض سے) دین کی خدمت کرتے ہیں، پس نرا علم شیطان اور

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بلعم باعور کا سا علم ہے۔'' (طریق النجاۃ۔ص۹۶،۹۷)

(۵) ... نیز یہ بھی مشاہدہ ہے کہ اگر کتابی علم کامل ہو اور تربیت نہ ہو تو چالاکی اور دھوکہ دہی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کتابی علم سے جاہل ہو اور تربیت بھی نہ ہو تب بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ غرض علم بغیر تربیت مُورثِ عیاری ہے اور چونکہ ہر شخص سامان تربیت کا حاصل نہیں کرتا۔ لہٰذا ہر شخص کو کتابی علم کامل پڑھانا مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔

(طریق النجاۃ۔ص۹۶،۹۷)

(۶) ... درخت خودرو کہیں ٹھیک نہیں ہوتا۔ ناہموار اور بعض اوقات بدمزہ رہتا ہے جب تک اسے باغبان درست نہ کرے، کاٹ چھانٹ نہ کرے، قلم نہ لگا دے۔ ایسے ہی وہ شخص جو شیخ کی خدمت میں نہ رہے اصلاح نہ کرائے، محض کتابوں کے پڑھ لینے کو کافی سمجھ بیٹھے اس کی مثال بعینہٖ درخت خوردرو کی سی ہے جب تک اسے شیخ ''مصلح'' درست نہ کرے اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ بددین اور بدعقائد یا بداخلاق ہو جاتا ہے۔ (مقالاتِ حکمت: ص۴۰۷)

(۷) ... صحبت میں رہ کر دین آتا ہے۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ کتابوں سے دین نہیں آتا۔ ضابطہ کا دین تو کتابوں سے آسکتا ہے مگر حقیقی دین بلا کسی کی جوتیاں سیدھی کئے بلکہ بلا جوتیاں کھائے نہیں آتا۔ دین کسی کی خوشامد نہیں کرتا، دین انہی نخروں سے آتا ہے، اب جس کا جی چاہے لے اور جس کا جی چاہے نہ لے۔ اکبر ایک اچھے شاعر تھے اُن کا کلام حکیمانہ ہوتا

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ہے، اُن کا مصرعہ ہے۔

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

(وعظ اوج القنوج۔ص ۸۲، ۸۳)

(۸) ... جو پڑھے لکھے ہیں ان میں صحبتِ کاملین میں رہنے کا اتفاق نہیں ہوا وہ بھی عوام میں داخل ہیں۔ (مکتوبات حسن العزیز۔ص ۴۵) دین سے کامل مناسبت بزرگوں کی صحبت ہی سے ہوتی ہے، کتابوں سے نہیں ہوتی۔ کتابی قابلیت کیسی ہی اونچی ہو، کتنا ہی بڑا ذی استعداد ہو بغیر صحبتِ شیخِ کامل بصیرت نہیں ہو سکتی۔

(۹) ... صاحبو! صحبت سے وہ بات حاصل ہوگی کہ اس کی بدولت اسلام دل میں رچ جائے گا اور یہی مذہب کی روح ہے کہ دین کی عظمت دل میں رچ جائے اور ضرورت اسی کی ہے کہ مذہب دل میں رچا ہوا اور اگر دل میں یہ حالت نہیں ہے تو نہ ظاہری نماز کام کی اور نہ روزہ، بس وہ حالت ہے جیسے طوطے کو سورتیں رٹا دیں کہ وہ محض اس کی زبان پر ہے۔ ایک شاعر نے طوطے کی وفات کی تاریخ کہی ہے۔ کہتا ہے۔

میاں مٹھو جو ذاکرِ حق تھے　　رات دن ذکرِ حق رٹا کرتے

گربۂ موت نے جو آ دبایا　　کچھ نہ بولے سوائے ٹیں ٹیں کے

۱۲۳۰

یہ تاریخ اگرچہ ہے تو مسخرہ پن۔ لیکن غور کیا جائے تو اُس نے ایک بڑی حکمت کی بات کہی ہے یعنی یہ بتلا دیا کہ جس تعلیم کا اثر دل پر نہیں ہوتا مصیبت کے وقت وہ

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کچھ کام نہیں دیتی، تو اگر دین کی محبت دل میں رچی ہوئی نہ ہو تو حافظِ قرآن اور عالم بھی ہوگا تب بھی آٹے دال ہی کا بھاؤ دل میں لے کر مرے گا جیسا اس وقت غالب حالت ہے کہ دل میں سے اسلام کا اثر کم ہوتا جاتا ہے۔ صاحبو! اسی کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں سے اسلام نکلا جاتا ہے خدا کے لئے اپنی اولاد پر رحم کرو اور ان کو اسلام کے سیدھے ڈگر پر لگاؤ۔ (طریق النجاۃ۔ ص ۱۰۹، ۱۱۰)

(۱۰) ... آج کل بڑی ضرورت کی چیز صحبت ہے اہل اللہ اور خاصانِ حق کی۔ یہ صحبت میرے نزدیک اس زمانہ میں فرضِ عین ہے، بڑے ہی خطرہ کا وقت ہے، جو چیز مشاہدہ سے ایمان کی حفاظت کا سبب ہو اُس کے فرضِ عین ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ ایسی چیز کا اہتمام تو ابتداء ہی سے ہونا چاہئے۔

صحبتِ نیک کے نہ ہونے سے اس وقت یہ حالت ہوگئی ہے کہ استادوں کے ساتھ استہزاء، قرآن وحدیث میں تحریف اس وقت ''منتہائے کمالات'' لوگوں کے نزدیک یہ ہوگیا ہے کہ تقریر اور تحریر ہو۔ اور اپنے کو اپنے استادوں اور بزرگوں کے برابر خیال کرنے لگے۔

(الافاضات ج ۴ ص ۱۰۷)

(۱۱) ... آج کل افعالِ رذیلہ کا ہر شخص شکار بنا ہوا ہے اس کا زیادہ تر سبب اہل اللہ اور خاصانِ حق کی صحبت سے محروم رہنا ہے۔ صحبت بڑی چیز ہے اور اس کی قدر اس لئے نہیں رہی کہ آخرت کی فکر نہیں ورنہ آخرت کی فکر میں رہنے والا اس سے کبھی اپنے کو مستغنی نہیں سمجھ سکتا۔

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بے عنایاتِ حق وخاصانِ حق گر ملک باشد سیہ، ہستش ورق

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی عنایت کے بغیر اگر کوئی فرشتہ بھی بن جائے تو بھی اس کا نامۂ اعمال سیاہ ہی رہے گا۔

میں تو اس زمانہ میں صحبتِ اہل اللہ کو فرضِ عین کہتا ہوں۔

(الافاضات ج۴، ص۶۷۳)

شریعت کی عزت وحفاظت

(۱) ... مولویوں کو شریعت کی حفاظت کے سامنے اپنی بدنامی کی بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ (انفاسِ عیسیٰ ج۱ص۳۲۷)

(۲) ... ہماری (یعنی مولویوں کی) طرف جو کچھ لوگوں کی توجہ ہے وہ سب دین کی بدولت ہے، پس ہمیں اس دین کی عزت قائم رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔ اگر اس کی عزت نہ رہے پھر ہمیں کون پوچھتا ہے، لہٰذا کوئی فعل یا قول ہمارا ایسا نہیں ہونا چاہئے جس سے دین کی ذلت یا بدنامی ہو۔

(کمالات ص۷۹)

(۳) ... واللہ لاکھوں کروڑوں روپے بھی ملتے ہوں مگر دین کی عزت ان کے لینے سے کم ہوتی ہو تو ایسے روپے پر لعنت بھیجنی چاہئے اور مانگنا تو درکنار۔

(انفاسِ عیسیٰ ج۱ص۲۱۸، ۲۱۹)

(۴) ... اگر کوئی چیز قاعدہ سے جائز بھی ہو مگر اس سے دین پر حرف آتا ہو اس کو بھی ترک کر دیا جائے۔ (ارضاء الحق دوم۔ ص۱۴۱)

WWW.SUNNATKUTUB.COM
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

(۵) ... جہاں دعوت قبول کرنے میں علم کی توہین وتذلیل ہوتی ہو وہاں ہرگز نہ جانا چاہئے۔ (ارضاء الحق دوم، ص ۲۳۴ حسن العزیز ج ۱ ص ۲۸۴)

(۶) ... نام کے مولویوں کا تو یہ حال ہے کہ میں کیا بتاؤں۔ ایک جگہ دیکھا کہ کرایہ پر ایک مولوی صاحب جھگڑ رہے تھے کہ اتنا کرایہ دو اور بلانے والے حساب وکتاب بتلا رہے تھے۔ (وعظ التقویٰ)

(۷) ... جس مباح سے فسادِ عوام کا اندیشہ ہو، اس مباح کا ترک واجب ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ایسا مباح جس کے کرنے سے دین پر حرف آتا ہو۔

(حسن العزیز ج ۱ ص ۲۸۴۔ ارضاء الحق ج ۲ ص ۲۴۰)

(۸) ... بعض مدعیانِ علم کو غیرت نہیں رہی۔ جاہلوں کی اور عوام کی خوشامد کرتے ہیں۔ چنانچہ کوئی رئیس بیمار ہو تو اس کی عیادت کو دس دفعہ جائیں گے اور غریب کو پوچھتے بھی نہیں۔ مجھ کو تو غیرت آتی ہے اور نہایت ہی ذلت معلوم ہوتی ہے۔ اہلِ دنیا کے ساتھ اس طریق سے پیش آنے میں جس میں دین اور اہلِ دین کی ذلت کا شبہ بھی ہو۔ عوام کی جو جرأت بڑھی ہے یہ اہلِ علم کی خوش اخلاقی ہی کی وجہ سے بڑھی ہے۔ ہر چیز کی حدود ہیں۔ خوش اخلاقی کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے۔ وہ حد یہ ہے کہ دین اور اہلِ دین کی ذلت نہ ہو۔ اس درجہ تک خوش اخلاقی کا مضائقہ نہیں، اس سے آگے کا درجہ مذموم ہے۔ بحمد اللہ ہمارے بزرگوں نے اس کا ہمیشہ خیال رکھا ہے۔ (الافاضات ج ۱ ص ۹۷) اور توکل پر بھی تو عمل ہونا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ عزتِ دین کو مصلحتِ مدرسہ پر غالب رکھنا چاہئے۔ مدرسہ

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

سے بھی تحفظ دین ہی مقصود ہے خود فی نفسہٖ تو مدرسہ مقصود نہیں۔ ہاں مقصود کا مُعین ہے۔ (الافاضات ج۴ص۳۸)

(۹) ... غیرت ایک ایسی چیز ہے جس سے آدمی سینکڑوں گناہوں سے خود بخود محفوظ رہتا ہے۔ غیرت قریب قریب سب گناہوں کے لئے محافظ ہے۔ بہت سے ایسے ایسے باریک گناہ ہیں جن کو عقل بھی نہیں سوچ سکتی ہے، لیکن جس میں غیرت کا مادہ ہوتا ہے اُس کی طبیعت میں خود بخود وہ کھٹک جاتے ہیں۔ پھر سوچنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حیاء اور غیرت بڑا بھاری شعبہ ہے ایمان کا۔ اسی لئے اس کا خاص طور سے ذکر فرمایا گیا۔

(حسن العزیز ج۱ص۶۰۲)

خلاصۂ آداب

حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ نے طالب علم کے جو آداب اوپر بیان فرمائے ہیں آسانی سے سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے ذیل میں اُن کا خلاصہ تحریر کرتا ہوں:

(۱) ... طالب علم کو اپنی درخواست استاد کی خدمت میں خود پیش کرنی چاہئے۔ بلا عذرِ معتبر کسی دوسرے شخص کے ذریعہ پیش نہ کرنی چاہئے۔

(۲) ... طالب علم کو کسی دوسرے کی کتاب، کاپی یا کوئی دوسری چیز اس کی بلا اجازت استعمال نہ کرنی چاہئے۔

(۳) ... طالب علم کو استاذ سے کسی چیز کی اجازت لینے کے لئے اصل صورتحال واضح بتا کر اجازت لینی چاہئے تا کہ استاد کو اجازت دینے میں کوئی دھوکہ

www.Sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

نہ ہو۔

(۴) ... طالبِ علم سے جب استاد کوئی بات پوچھے یا کسی کے بارے میں کچھ دریافت کرے تو بلا تحقیق ایسا جواب نہ دے جس سے وہ تحقیقی معلوم ہو، جس طرح معلوم ہو اُس طرح بتلا دے۔

(۵) ... طالب علم کو چاہئے کہ استاد کی بات کو توجہ سے سنے، اگر کوئی شبہ ہو فوراً پوچھ لینا چاہئے۔ اندازہ سے عمل نہ کرنا چاہئے۔

(٦) ... طالب علم کو غصہ کرنے اور گناہوں کے تقاضوں پر عمل کرنے سے بے حد بچنا چاہئے۔

(۷) ... طالبِ علم کو حتی الامکان کسی کا احسان نہ لینا چاہئے، اگر لے تو اُس کا احسان مند رہے اور دل سے اس کا شکر گزار رہے۔

(۸) ... طالب علم کو سادگی، انکساری اور تواضع کے ساتھ رہنا چاہئے۔ عیاری ومکاری اور غرض پرستی سے بے حد بچنا چاہئے۔

(۹) ... طالب علم کو ذکر و شغل اور نفلی عبادات کو زیادہ نہ کرنی چاہئیں، لیکن اخلاق واعمال کی اصلاح ہر حال میں فرض ہے۔ اس کی طرف متوجہ رہے۔

(۱۰) ... طالبِ علم کے لئے لوگوں سے غیر ضروری میل جول اور فضول تعلقات رکھنا زہرِ قاتل ہے۔ ان سے بچنا چاہئے۔

(۱۱) ... طالب علم کے لئے اپنی غلطی کی تاویل کرنا اور استاد پر اعتراض کرنا زہرِ قاتل ہے، ہمیشہ ایسا کرنے سے بچے۔

(۱۲) ... طالب علم گناہوں سے بچے۔ کم بولے اور کچھ دیر تنہائی میں ذکر اللہ کرنے

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کی عادت ڈال لے تو اللہ تعالیٰ سے اس کا صحیح تعلق قائم ہوسکتا ہے۔

(۱۳) ... طالب علم کا اپنی بڑائی چاہنے اور شہوت کے تقاضوں پر عمل کرنے سے دین برباد ہوتا ہے۔ اس لئے ان سے بے حد بچے۔ جس کے لئے اپنے مرشد سے قوی رابطہ رکھے۔

(۱۴) ... طلباء کا یہ سمجھنا کہ ابھی تو ہم پڑھ رہے ہیں، جب پڑھ لیں گے تو اس وقت عمل کریں گے، بالکل غلط ہے۔ اعمال واخلاق کی اصلاح ابھی ضروری ہے۔

(۱۵) ... طالب علم کے علم سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ خدا کا بندہ بن جائے ورنہ جس علم سے بندہ اپنے خالق ومالک سے دور ہو وہ بھی جہالت ہے۔

(۱۶) ... طالب علم کے لئے تنہائی میں یکسوئی سے توجہ کے ساتھ مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

(۱۷) ... طالب علم کو تحریک وسیاست، خودرائی، خودروی اور آزادی سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ اس کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔

(۱۸) ... طالب علم پر اپنے اساتذہ کے حقوق ادا کرتے رہنا لازم ہے ورنہ علم وعمل سے محروم رہے گا۔

(۱۹) ... طالب علم کو چاہئے کہ علم، محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنی جہالت دور کرنے کے لئے حاصل کرے۔ بڑا عالم کہلانے، پیشوا بننے اور مال وعزت چاہنے کی نیت کرنے سے بچے۔

(۲۰) ... طالب علم کو تقویٰ اختیار کرنا ضروری ہے اور تقویٰ دین میں کامل ہونے کا

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

نام ہے۔ جس کی طلباء میں بے حد کمی ہے۔ بالخصوص بے ریش لڑکوں سے دوستی کرنے اور بدنگاہی کرنے سے بچے کیونکہ یہ تقویٰ کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ اسی طرح دیگر رائج الوقت گناہوں جیسے فلمیں دیکھنے، گانا گانے، ناولیں پڑھنے اور نامحرم عورتوں پر بدنظری سے بچے اور قلب کو مال وجان کی محبت، حسد، تکبر، حرص اور کینہ وغیرہ سے پاک کرے۔

(۲۱) ... طالب علم بحث ومباحثہ سے بچے اور بے کار وقت کو ضائع کرنے سے بچے۔ اکثر طلباء اس میں مبتلا رہتے ہیں۔

(۲۲) ... طالب علم کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے عیوب پر نظر رکھے اور اپنے عیوب سوچا کرے اور انہیں دور کرنے کی فکر کرے۔

(۲۳) ... طالب علم کو لباس وپوشاک میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ ہر وقت مزین اور پُر تکلف رہنے سے بچنا چاہئے، کیونکہ اس حالت میں کمال پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں صاف وستھرا رہنا چاہئے۔

(۲۴) ... محض کتابیں پڑھنے سے آدمی عالم نہیں ہوتا بلکہ علم دراصل خشیتِ الٰہی کا نام ہے جو اہل اللہ کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ طالب علم کو اس طرف خاص توجہ دینا لازم ہے۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہے ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

(۲۵) ... اہل علم اور طلباء کو فنِ تصوف کے جاننے کی سخت ضرورت ہے اور اعمال واخلاق کی اصلاح سب سے زیادہ ضروری ہے جس کے لئے اللہ والوں

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کی خدمت وصحبت اختیار کرنا لازم ہے۔

(۲۶) ... طالب علم کو نہایت غیرت منداور حیادار ہونا چاہئے۔اس کی وجہ سے آدمی سینکڑوں گناہوں سے خود بخود محفوظ رہتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ
جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸ محرم ۱۳۳۱ھ
بروز ہفتہ

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

علم کی عظمت اور اس کے آداب

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم کی عظمت اور اُس کے آداب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اَمَّا بَعْدُ!

حسنِ ادب

بلا شبہ وہ اہم ترین بات جس کی طرف ایک ذہین اور ذکی طالب علم کو اپنی چڑھتی جوانی میں سبقت حاصل کرنی چاہیے اور نفس کو اس کے حصول میں تھکا دینا چاہیے، وہ حسنِ ادب ہے جو بہترین کردار ہے جس کی عمدگی کی شہادت شریعت، عقل اور سلفِ صالحین نے دی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

حسنِ ادب ایک ہنرمند طالب علم کا زیور ہے جس کے ذریعے وہ پروان چڑھتا ہے اور بلندی کے مقامات طے کرتا ہے۔ اسی حسنِ ادب کی بناء پر علم میں نور پیدا ہوتا ہے۔ پختگی اور وسعت پیدا ہوتی ہے۔ جب حضرت قاضی امام ابو یوسفؒ سے اُن کے عہدۂ قضاء تک پہنچنے کا راز معلوم کیا گیا تو حضرتؒ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

مَا بَلَغَ مَنْ بَلَغَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ
وَمَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

ترجمہ

جو بھی بلندیوں تک پہنچا حسنِ ادب کی وجہ سے پہنچا اور بلندیوں سے جو بھی گرا ترکِ ادب کی وجہ سے گرا۔

معلوم ہوا حسنِ ادب ہی اصل چیز ہے جس کی وجہ سے طالب علم کے علم میں نور پیدا ہوتا ہے۔ اسی بناء پر وہ بلندیوں کا سفر طے کرتا ہے جہاں ہر کس و ناکس کی رسائی ممکن نہیں۔

محض پڑھنے پڑھانے سے علم تو حاصل ہو جاتا ہے مگر علم کا نور حاصل نہیں ہوتا۔ علم کا نور تو اساتذہ اور کتابوں کے ادب سے حاصل ہوتا ہے۔

مشقت برداشت کرنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حصولِ علم کے لئے مثالی کردار ادا کیا۔ جب سفر کا آغاز فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا (الآیۃ)'' یعنی یونہی سالہا سال تک چلتا رہوں گا'' باوجودیکہ یہ سفر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر واجب نہیں تھا مگر حصولِ فضائل کے لئے آپ نے اس مشقتِ سفر کو برداشت کیا۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا: ''لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا'' ''ہمیں اس سفر میں بہت تکلیف پہنچی ہے'' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ اپنے سفر کا ارادہ ان الفاظ کے ساتھ ظاہر فرمایا: ''هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا'' کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ جو مفید اور بھلی چیز آپ کو سکھائی گئی ہے اس میں سے آپ کچھ مجھے بھی سکھا دیں۔'' یہ درحقیقت ایک

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

درخواست تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی۔

بارہ قرآنی آداب

اس درخواست کو پیش کرنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جن جن آداب کا لحاظ رکھا حضرت امام رازیؒ نے ان میں سے بارہ قسم کے آداب انتہائی لطیف پیرائے میں ذکر فرمائے ہیں۔ طالب علم کو چاہئے کہ انہیں پڑھے، یاد رکھے اور ذوق شوق سے ان پر عمل کرے اور کامیابی حاصل کرے۔

(۱) ... هَلْ اَتَّبِعُكَ ''کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں'' اس لفظ سے یہ ظاہر فرمادیا کہ میں تابع ہوں گا اور شیخ متبوع ہوں گے۔

(۲) ... اور اس اتباع کی اجازت بھی طلب فرمائی کہ مبادا شیخ کی طبیعت کے خلاف نہ ہو، اس میں انتہائی فروتنی اور تواضع کا ثبوت پایا جاتا ہے جو طالب علم کے لئے لازمی ہے۔

(۳) ... اور اَنْ تُعَلِّمَنِ ''کہ آپ مجھے سکھادیجئے'' کا عنوان اپنے بارے میں لاعلمی کا اظہار ہے اور ساتھ ساتھ شیخ کے عالم ہونے کا اعتراف بھی ہے جو ہر طالب علم کے لئے اہم سبق ہے۔

(۴) ... اور مِمَّا عُلِّمْتَ ''جو مفید چیز آپ کو سکھائی گئی ہے اس میں سے آپ کچھ مجھ کو بھی سکھادیجئے'' کے کلمات میں ''من'' تبعیضیہ بتارہا ہے کہ اپنا کچھ علم سکھادیجئے یعنی میرا مقصد علم میں شیخ کی برابری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علوم میں سے بعضے علوم کا حاصل کرنا پیشِ نظر ہے۔

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

(۵) ... اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علوم عطا کئے ہیں میں محتاج ہوں ان میں آپ کا، وہ طالب علم ہی کیا جو استاد کا محتاج نہ ہو۔

(۶) ... حضرت موسیٰ علیہ السلام رشد وہدایت کے طلبگار تھے جس سے لاعلمی اور انجانے پن کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور انسان اندھیرے سے نکل کر نورِ علم کا مشاہدہ کرتا ہے۔ ہر طالب علم کو اس کا طلب گار رہنا چاہئے۔

(۷) ... حضرت موسیٰ کلیم اللہ شیخ سے اس بات کی درخواست فرما رہے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ تعلیم میں ویسا ہی معاملہ فرمائیں جیسا مہربانی کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کے ساتھ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ''اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا'' کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ جو مفید اور اچھی چیز آپ کو سکھائی گئی ہے اس میں سے کچھ مجھ کو بھی سکھا دیجئے۔''

(۸) ... اصل متابعت تو شاگرد کا استاذ کے رنگ میں رنگ جانا ہے۔ شاگرد استاد کے ارشادات کو بلا چون وچرا قبول کرے، اس کے سامنے حیل وحجت نہ کرے اور کٹ حجتی سے ہمیشہ باز رہے۔ اس معنیٰ میں حضرت علیؓ کا ارشاد ہے: اَنَا عَبْدُ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفاً ''میں غلام ہوں ہر اس شخص کا جس نے مجھے ایک حرف سکھایا۔

(۹) ... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اَتَّبِعُكَ ''کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتباع ہر ہر چیز میں ہے، کسی خاص چیز

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

کی قید نہیں ہے۔

(۱۰) ... باوجود یکہ شاگرد بہت بڑے منصب پر فائز تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے علوم عطا فرمائے تھے جو بارونق اور باسعادت تھے لیکن پھر بھی ان میں اعلیٰ درجہ کی طلب تھی اور اصحابِ علم کی تعظیم کامل اور مکمل تھی جو کہ مطلوب ہے۔

(۱۱) ... تلمیذ نے اَتَّبِعُ پہلے اور اَنْ تُعَلِّمَنِ کا لفظ بعد میں ذکر کر کے اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ میں خادم پہلے ہوں، متعلّم بعد میں ہوں۔ اس ادب کی جتنی بھی افادیت بیان کی جائے کم ہے۔ آج کل طلباء میں یہ وصف عنقاء ہو چکا ہے الا ما شاء اللّٰہ!

(۱۲) ... اور اتباع وخدمت پر کوئی عوض طلب نہیں فرمایا بلکہ اَنْ تُعَلِّمَنِ فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ اس اتباع کے بدلے میں کوئی مال وجاہ طلب نہیں کرتا بلکہ میری غایت تو صرف طلبِ علم ہی ہے۔

اس واقعے سے ان بارہ آدابِ علم کے ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کمال اور تواضع وانکساری میں مثالی کردار بھی معلوم ہوا: فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ! ''اے بصیرت والو! عبرت حاصل کرو!!

حصولِ علم کے طریقے

حضرت امام شافعیؒ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے ادب کیسے حاصل کیا؟ ارشاد فرمایا: جیسے ماں اپنے گمشدہ اکلوتے بیٹے کو بے صبری اور بے چینی کی حالت میں تلاش کرتی ہے، میں نے بھی اسی طرح ادب حاصل کیا اور جستجو میں لگا رہا۔ حضرت لقمان

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ نے ادب کیسے حاصل کیا؟ فرمایا بے ادبوں سے۔ اللہ اکبر!

حضرت ابن عباسؓ اپنی جلالتِ شان کے باوجود حضرت ابی بن کعبؓ کے گھوڑے کی باگ تھام کر ان کے آگے آگے چلتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ تو حضور اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں اور آپ ایک انصاری صحابی کی باگ تھامے ہوئے ہیں؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے جواب میں ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِلْحِبْرِ اَنْ يُّعَظَّمَ وَيُشَرَّفَ "بڑے عالم کی تعظیم وتکریم ہونی چاہئے، مزید ارشاد فرمایا میں نے طالب علم بن کر ذلت اختیار کی تو مجھے مطلوب بنا کر عزت دی گئی، اب عزت چاہنے والے کے لئے یہی طریقہ ہے کہ عاجزی اور استاد کی خدمت اختیار کرے۔

اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضور ﷺ کا اکثر علم انصار کے اس قبیلے کے پاس پایا ہے اور فرمایا کہ میں ان میں سے کسی ایک کے دروازے پر قیلولہ کرتا تھا اگر میں چاہتا تو مجھے اجازت مل جاتی مگر میں اس کے ذریعے سے ان کے دل کی خوشنودی چاہتا تھا۔

حضرت ابن عباسؓ حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس قرانِ کریم سیکھنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ان کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے مگر دستک نہ دیتے۔ حضرت ابی بن کعبؓ کو یہ بات بڑی گراں معلوم ہوئی کہ نبی کے چچازاد میرے دروازے پر اس طرح تکلیف اٹھائیں تو حضرت ابی بن کعبؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ آپ نے دروازہ کیوں نہ کھٹکھٹایا؟ تو جواب دیا کہ عالم شخص اپنی قوم میں ایسے ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت میں ہوتا ہے اور نبی کے بارے میں اللہ

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ "اور اگر یہ لوگ ذرا صبر سے کام لیتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔"

حضرت علامہ آلوسیؒ صاحب روح المعانی نے فرمایا: یہ واقعہ میں نے بچپن میں سنا تھا، بڑے ہو کر اس پر عمل کیا اور اپنے اساتذہ کے ساتھ یہی معاملہ کیا۔

غلام کا معزز بننا

علامہ ابوالعالیہؒ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا کرتا تھا اور قریش کے سردار آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوتے تھے تو حضرت ابن عباسؓ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالیا کرتے تھے مگر سرداران قریش آپس میں ایک دوسرے کو کن آنکھیوں سے اشارے کرنے لگتے کہ یہ غلام ابن عباسؓ کے ہاں معزز بن گیا؟ حضرت ابن عباسؓ اس بات کو بھانپ گئے اور فرمایا: علم شریف آدمی کی عزت کو بڑھاتا ہے اور غلاموں کو بلند جگہوں پر بٹھاتا ہے پھر آپ نے بعض اذکیاء کا کلام پڑھا جس کا حاصل یہ ہے کہ لوگوں میں سب سے بلند آدمی عالم ہے اگرچہ لوگوں میں وہ نسب کے اعتبار سے عزت و شرافت والا نہیں ہے، جب وہ کسی جگہ ٹھہرتا یا قیام کرتا ہے تو وہ اپنے علم کے ذریعے سے زندہ رہتا ہے، عالم شخص کسی شہر میں اجنبی نہیں رہتا۔

ذلت باعثِ عزت

بعض اذکیاء کا مقولہ ہے کہ جس سے تعلیم کی ذلت پر صبر نہ ہو سکا وہ عمر بھر انتہائی جہالت کی حالت میں گزارتا ہے، جو علم کی خاطر ذلت کا دامن تھامتا ہے وہ دونوں جہانوں میں عزت پاتا ہے۔

www.SUKKURVI.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

حضرت امام شافعیؒ سے مروی ہے، فرمایا کہ کوئی آدمی اس علم کو بادشاہت اور عزتِ نفس سے حاصل نہیں کرسکتا لیکن جو اس کو ذلتِ نفس، تنگدستی اور علماء کی خدمت کے ذریعے حاصل کرے گا تو وہ کامیاب ہوگا۔

حضرت امام شافعیؒ پر علمائے کرام کے سامنے تواضع رہنے کی وجہ سے نکیر کی گئی تو فرمایا میں اپنے نفس کو علمائے کرام کے سامنے ذلیل کرتا ہوں اور وہ میری عزت کرتے ہیں۔ اگر آپ اپنے نفس کو ذلیل نہ کریں تو اس نفس کی عزت کون کرے گا۔

اخلاص نہایت ضروری ہے

حضرت قاضی امام ابو یوسفؒ نے فرمایا اے میری قوم! اپنے علم کی غایت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو بناؤ، اس لئے کہ میں کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھا جس میں تواضع کی نیت کی ہیمگر اس مجلس سے جب میں کھڑا ہوا تو مجلس میں سب سے زیادہ باعزت تھا اور جب کسی مجلس میں علو کی نیت کر کے بیٹھا جب کھڑا ہوا تو سب سے زیادہ ذلیل تھا، اس لئے کہ علم ایک عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کی بندگی اور قربت کا ذریعہ ہے، اس کو دنیا کے لئے استعمال کیا جائے تو سوائے ذلت کے کچھ حاصل نہ ہوگا اس لئے دین سے دنیا کمانے کی نیت نہ ہونی چاہئے۔

بعض اذکیاء نے فرمایا کہ جس نے اپنے استاد کی قدر نہیں پہچانی وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ پس اپنے استاد کی رضا جوئی کی تلاش کرنا چاہئے اور اس کی سختی اور ناراضگی سے دور رہنا چاہئے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی بلندی کا راز

حضرت عاتکہ یعنی حماد بن ابی سلیمان کی بہن فرماتی ہیں کہ نعمان (غالباً

www.sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

حضرت امام ابوحنیفہؒ مراد ہیں) ہمارے گھر کے باہر ہماری روئی دھنا کرتے تھے اور دودھ سبزی مزید سودا سلف بازار سے خرید لاتے تھے، جب کوئی مستفتی دروازے پر آتا اور مسئلہ دریافت کرتا تو اسے جواب دیتے پھر سائل سے کہتے تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ ابھی آتا ہوں، پھر اپنے استاد حمادؒ کے پاس تشریف لے جاتے اور کہتے کہ باہر ایک شخص آیا ہے اس نے مجھ سے یہ مسئلہ دریافت کیا ہے میں نے اسے یہ جواب دیا ہے، آپ کی اس مسئلے میں کیا رائے ہے؟

حمادؒ فرماتے یہ حدیث علماء نے بیان فرمائی اور ہمارے اصحاب کا ارشاد یہ ہے اور ابراہیم نخعیؒ نے یہ ارشاد فرمایا ہے پھر نعمان ان سے اجازت طلب کرتے کہ یہ بات آگے بیان کردوں، ان کی اجازت کے بعد آگے روایت کرتے۔

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم نخعیؒ نے حمادؒ کو ایک درہم کا گوشت خریدنے کے لئے بازار بھیجا اور ایک ٹوکری بھی سامان لانے کے لئے مہیا کی۔ حضرت حمادؒ بازار کو چلے، راستے میں والد سے ملاقات ہوگئی، اُن کے والد گھوڑے پر سوار ہوکر تشریف لا رہے تھے، اُن کو ٹوکری تھامے جاتے ہوئے دیکھ لیا، اُن کے والد نے اس حالت میں دیکھ کر ان کو ڈانٹا اور ان سے زنبیل لے کر پھینک دی۔ جب ابراہیمؒ کا انتقال ہوا تو طلبۂ حدیث نے حماد کے والد کے گھر پہنچ کر دستک دی۔ حمادؒ کے والد شمع لے کر دروازے پر آئے تو طلباء نے کہا ہمیں آپ کے بیٹے حماد سے کام ہے۔ تو حمادؒ کے والد حمادؒ کے پاس آئے۔ حمادؒ سے کہا معلوم ہوا کہ ٹوکری نے تجھے اس مرتبے تک پہنچا دیا ہے۔

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

بھلائی کی تین علامات

حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا طلبِ علم میں تین چیزیں بھلائی کی علامت ہیں:

(۱) ... متواضع بن کر علماء کی تعظیم کرنا۔

(۲) ... اپنے عیوب پر نگاہ رکھ کر لوگوں کے عیوب سے چشم پوشی کرنا۔

(۳) ... علم کی طلب میں مال خرچ کرنا دنیا کی باغ و بہار پر ترجیح دیتے ہوئے۔

یہ تینوں امور طالبِ علم میں کامیابی کا زینہ ہیں۔

حضرت امام یحییٰ قطان عصر کی نماز ادا کر کے اپنی مسجد کے منارے سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے۔ اُن کے سامنے علی بن مدینیؒ، علامہ شاذ کونیؒ، عمرو بن علیؒ، احمد بن حنبلؒ، یحییٰ بن معینؒ اور دیگر طلباءِ حدیث کھڑے رہتے اُن سے حدیث کے بارے میں سوالات کرتے۔ یہ تمام طلباء عصر تا مغرب اپنے پاؤں پر کھڑے رہتے، یہاں تک کہ مغرب کی اذان ہو جاتی۔ امام قطانؒ کسی سے نہ فرماتے کہ بیٹھ جایئے اور نہ طلباء میں سے کوئی طالبِ علم ان کی ہیبت کی وجہ سے اسکی جرأت کر سکتا تھا، عجیب حالت تھی ان حضرات کی۔

استاد کی قدر

اس قسم کی مثالیں علم ادب کی انتہاء تک پہنچنے کے لئے بہترین مشعلِ راہ ہیں۔ چنانچہ ایک سعادت مند طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے استاد کی قدر پہچانے اور ان کی تعظیم کرے اور ان کا ادب کرے اور ان کی اتباع کو ہاتھ سے ہرگز جانے نہ دے، غایت یہ کہ ان کے رنگ میں رنگ جائے اور ان کے فضل و احسان کو فراموش

www.Sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

نہ کرے اوران کی اولاد واقارب کا خیال رکھے اوران کے حقوق ان کی زندگی میں ادا کرتا رہے اوروفات کے بعد بھی ان کے حقوق سے غافل نہ رہے، وقتاً فوقتاً ان کی قبر کی زیارت کرتا رہے اور خلوت وجلوت میں ان کے لئے دعائے خیر کرتا رہے۔

استاد کے ہم رنگ ہونا

امام ذہبیؒ نے شاگرد کے استاد کے رنگ میں رنگ جانے کا نقشہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ امام ابوداؤدؒ خصائل وعادات میں امام احمد بن حنبلؒ کے مشابہ تھے اور امام احمدؒ وکیعؒ کے، اور وکیعؒ سفیان ثوریؒ کے، اور سفیان ثوریؒ منصور کے مشابہ تھے اور منصور ابراہیم نخعیؒ کے اور ابراہیم نخعیؒ علقمہؒ کے اور علقمہؒ عبداللہ بن مسعودؓ کے اور علقمہؒ کا ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ خصائل وعادات میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔ یہ بہترین اقوال وافعال ائمہ ہدیٰ سے منقول ہیں، جنہیں اس میدان میں اونچا مقام حاصل ہے اور یہ اقوال ان کے حالات کی عکاسی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! یا رب العالمین!!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

نظرِ ثانی

عبدہ المنتظر

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۷/ ۳ /۱۴۴۱ھ

www.Sukkurvi.com
AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

کی درج ذیل نئی اور اہم مطبوعات منظر عام پر آچکی ہیں،
ہر شخص کو ان کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

پانچ حدیثیں	ستر والی احادیث
مختصر سیرتِ طیبہ	شادی بیاہ کے اسلامی احکام
زکوٰۃ کے فضائل ومسائل	جنت کے پھول اور دوزخ کے کانٹے
وصیت کی اہمیت اور اس کے لکھنے کا طریقہ	موت کی بدعات اور رسمیں
کرسی پر نماز کے مسائل	ماہِ رمضان کے فضائل ومسائل
تراویح کے اہم مسائل	مسائلِ اعتکاف
ناجائز معاملات کی فہرست	منتخب خطباتِ جمعہ وعیدین
لعنت والے کام	عقیقہ کے فضائل ومسائل
حفاظت کی دعائیں	مجرب عمل
ترکی کا سفر	چند ہدایات اور نصیحتیں

ملنے کے پتے

مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی
موبائل : 0300-8245793

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
موبائل : 0300- 2831960

www.sukkurvi.com

AxPDF image to PDF demo, http://www.axpdf.com